نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک تحقیقی کتاب

معارفِ اسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم

تالیف:- جناب محمد نعیم احمد برکاتی

مقدمۂ اول - از - رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ

مقدمۂ دوم - از - ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب قبلہ مدظلہ العالی

خالص نام محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر لکھی جانے والی یہ ایک نادر، اہم اور واحد کتاب ہے کہ اس سے قبل اس موضوع پر اس قدر ضخیم کتاب آج تلک نہیں لکھی گئی۔ تبھی تو اس کتاب کو دیکھ کر رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ نے فرمایا کہ "آپ نے وقت کی ایک ضرورت پوری فرمائی"، اور تقریباً دس صفحات کا مقدمہ اس کتاب پر لکھ ڈالا۔ اور اس کے علاوہ پروفیسر مسعود احمد صاحب قبلہ نے تو اس کتاب پر اظہار مسرت فرماتے ہوئے تقریباً بیس صفحات کا مقدمہ تحریر فرمادیا ہے۔

اس کتاب کے حصہ اول میں سرکار کے اسم مبارک کو سیرت پاک کے سانچے میں ڈھالا گیا ہے جس میں روزِ ازل سے لیکر سرکار کے وصال تک مختلف ادوار میں ظہور پذیر ہونے والے نام محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے واقعات و خیرات کو بیان کیا گیا ہے۔ اور حصہ دوم میں اسم محمد کی تشریح (صلے اللہ علیہ وسلم) نیز عالم علوی میں اسم محمد کائنات سفلی میں اسم محمد، عرش پر نام محمد، لوح محفوظ پر نام محمد، جنت کی ہر چیز پر نام محمد، کتب سماوی جیسے توریت، زبور، انجیل وغیرہ میں نام محمد، جسمانی اعضا پر نام محمد، انسانی جسم میں نام محمد، قدیم پتھروں پر نام محمد، درختوں کے پتوں پر نام محمد، پھولوں، پھلوں کے دانوں، ترکاریوں میں نام محمد، بکریوں اور مچھلیوں پر نام محمد، قدیم کرسی پر نام محمد، یعنی کائنات کی ہر شئی پر نام محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) جیسے اہم موضوعات پر قلم اٹھایا گیا ہے۔ ہدیہ -/65 - کتابت معیاری طباعت عکسی فوٹو آفسیٹ حصہ اول دوم یکجا مجلد تین سو باون صفحات - ۳۵۲
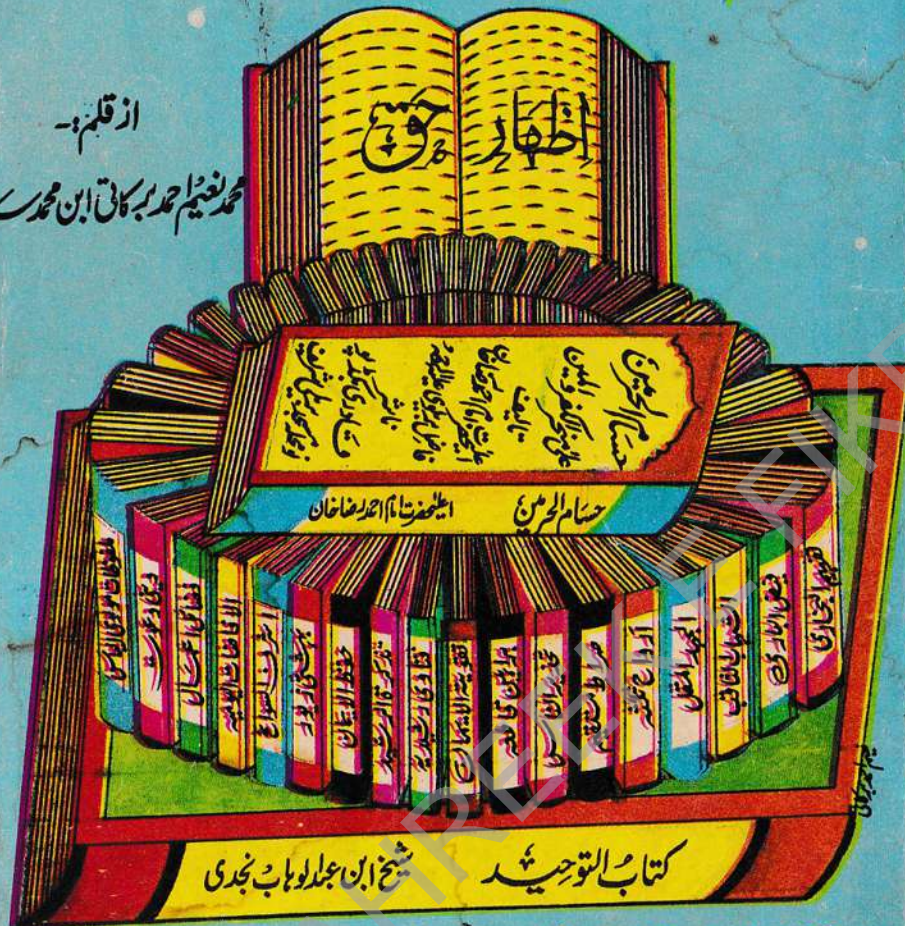
ناشر:- کتب خانہ برکاتیہ، قول پیٹ ہبلی (کرناٹک ۵۸۰۰۲۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کتاب میں جتنے بھی حوالے دیئے گئے ہیں وہ سب قرآن وحدیث
اور دیوبندی و تبلیغی جماعت کے علماء ہی کی معتبر کتابوں کے حوالے ہی سے درج
کئے گئے ہیں، پھر اس کے باوجود بھی انہی کی کتابوں سے ان کا کفر ثابت کیا گیا ہے
اور اس کے علاوہ ان کے وہابی اور گستاخانِ رسول ہونے کا ثبوت بھی پیش
کیا گیا ہے۔ ایک حوالہ بھی غلط ثابت کر دینے پر دس ہزار روپئے انعام!

از قلم
محمد نعیم احمد برکاتی ابن محمد سالار کیتھال

ناشر
کتب خانہ برکاتیہ، قول پیٹ ہبلی ۵۸۰۰۲۸ (کرناٹک)

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

نام کتاب: ——— اظہارِ حق.

اسمِ مؤلف: ——— محمد نعیم احمد برکاتی ابن محمد سالار کپتھال.

کاتب: ——— مولانا محمد رفیق عالم رضوی

طباعت: ——— باراول نومبر ۱۹۹۵ء

تعداد صفحات: ——— ۸۰

تعداد اشاعت: ——— دو ہزار

ہدیہ: ——— 45/ 30/-

سول ایجنٹ

۱۔ نوری کتاب گھر، سیّد سادات مسجد، بماپور، ہبلی ۵۸۰۰۲۸

۲۔ مکتبہ جامِ نور، ۴۲۲۔ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

کتاب ملنے کے پتے:

(۱) ——— کتب خانہ برکاتیہ، قول پیٹ، ہبلی ۵۸۰۰۲۸ (کرناٹک)

(۲) ——— رضوی کتاب گھر، ۴۲۳۔ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

(۳) ——— غوثیہ پبلشر، غریب نواز مارکیٹ، مرزا غالب روڈ، الٰہ آباد۔ ۲۱۱۰۰۳

(۴) ——— برکاتی بک ایجنسی، مدنی میاں عربک کالج، بدر سنگی پی بی روڈ، ہبلی ۵۸۰۲۱۲

(۵) ——— کتب خانہ گیارہ سیڑھی درگاہ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز گلبرگہ ۵۸۵۱۰۱

(۶) ——— مدینہ بکڈپو، نزد انجمن گرلس ہائی اسکول و کالج قول پیٹ، ہبلی ۵۸۰۰۲۸۔

(۷) ——— ادارہ معارف نعمانیہ، ۲۳۲۔ شاد باغ، لاہور۔ ۵۴۹۰۰ (پاکستان)

تقدیم

مبسملا و محمدا و مصلیا و مسلما

محترمی جناب محمد نعیم احمد صاحب برکاتی زید مجدہم اہلِ سنّت میں ایک اچھے مصنّف، ایک فکر انگیز صاحبِ قلم اور مسلکِ حق کے ایک اخلاص پیشہ مبلغ کی حیثیت سے متعارف ہیں، انکی تازہ تصنیف بنام اظہار حق کا مسودہ میرے پیشِ نظر ہے. موصوف نے یہ کتاب دیوبندی مصنفین کے جارحانہ حملوں کے جواب میں لکھی ہے اس لئے حقائق کے اظہار میں مروت کا کوئی جذبہ درمیان میں حائل نہیں ہے۔

جو بات بھی تحریر کی ہے دلیل اور حوالے کے ساتھ ہے۔ انہی کی کتابوں سے موصوف نے ثابت کیا ہے کہ یہ لوگ اپنے عقائد و اعمال کے اعتبار سے امّت کے سوادِ اعظم سے بالکل خارج ہیں۔

موصوف کی یہ کتاب ان لوگوں کے لئے جو دیوبندی وہابی کے احوال و عقائد سے اچھی طرح واقف نہیں ہیں صحیح معلومات کا ایک مستند ذخیرہ ہے۔

خالی الذہن ہوکر اگر اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہوجائیگی کہ امت میں اختلافات کا بانی کون تھا۔ اور علمائے دیوبند کے ساتھ علمائے اہلسنت کی آویزش کی اصل وجہ کیا ہے۔

عزیز القدر مولوی غلام ربانی سلمہٗ کے اصرار پر یہ چند سطریں اس حال میں سپرد قلم کررہا ہوں کہ ایک لمبے سفر کے لئے میں بالکل پابرکاب ہوں۔

نعیم احمد صاحب کی قلمی صلاحیتوں اور ان کے دینی احساسات کی میرے دل میں بڑی قدر ہے۔ اس سے قبل بھی بنام "معارف اسم محمد" انکی ایک گرانقدر تصنیف پر تبصرہ کرنے کی مجھے سعادت حاصل ہوچکی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ موصوف کی یہ تازہ تصنیف بھی اہلِ حق سے دعاؤں محبتوں اور قدردانیوں کا خراج وصول کرے گی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

دعاگو

ارشد القادری

مدیر و بانی جامعہ حضرت نظام الدین اولیار

ذاکر نگر۔ نئی دہلی

۲۱ دسمبر ۱۹۹۵ء

پیش لفظ

یوں تو اسلام و سنیت کو ضرر پہنچانے والی اور محبتِ خدا و رسول سے دور بھگانے والی ایک دو نہیں سیکڑوں جماعتیں دین و مذہب کے نام پر جنم لے چکی ہیں مگر ان میں سب سے زیادہ خطرناک و گمراہ کن جماعت وہابیوں تبلیغیوں کی ہے ——— کہ ان کا ظاہر کچھ اور، باطن کچھ اور ——— دکھاوا کچھ اور، حقیقت کچھ اور ——— باہر کچھ اور، اندر کچھ اور ——— ظاہر میں سنی، باطن میں نجدی ——— بلکہ اعمال عبادت میں ہم سنیوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ جس سے عوام، بھولے بھالے مسلمان ان کے دامِ فریب میں نہایت آسانی کے ساتھ گرفتار ہوجاتے ہیں اور متاعِ دین و ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں ——— اس لئے یاد رکھو! اس بدنام و گمراہ کن جماعت کا ظاہر جتنا روشن ہے، باطن اس سے کہیں زیادہ تاریک ہے ——— اس جماعت کے افراد کہتے اور لکھتے کچھ اور ہیں، اور دل میں رکھتے اور کرتے کچھ اور ہیں ———

جان لو! ——— کہ دیوبندیت، وہابیت کا دوسرا نام ہے، جو نجد کے سائے میں پل کر ابن عبدالوہاب نجدی کے مذہب کو عام کرنے اور شیخ نجدی کی کتاب التوحید کی تعلیمات کو تقویۃ الایمان کے ذریعہ پھیلانے نکلی ہے ——— جس کو مزید تقویت دینے اور لوگوں میں عام کرنے کے لئے مولوی الیاس، اپنے اندر تعلیماتِ تھانوی کو پھیلانے کا مقصد لئے ہوئے کلمہ و نماز کے نام پر مسلمانوں کو فریب دینے نکل پڑے ——— سچ پوچھئے تو آجکل فتنۂ وہابیت، تبلیغی جماعت

کارروپ اختیار کرچکی ہے اور یہ جماعت ابن عبدالوہاب نجدی کے عقیدوں کو پھیلا کر
مسلمانوں میں اختلاف کا بیج بو رہی ہے ____ نجدی کیمپوں میں تربیت
پانے والے یہ لوگ اپنے پیشوا شیخ ابن عبدالوہاب نجدی کی طرح سر منڈائے اور
ذوالخویصرہ تیمی کی طرح تہبند اٹھائے ہوئے نیز لوگوں کو دکھانے کے لئے سامنے کی جیب میں
مسواک کو اٹکائے گلی گلی، نگر نگر، ڈگر ڈگر، چنے، ستو کی گٹھڑی، اسٹو، چولہا، برتن، لوٹے اور
نئے نئے رنگ و روپ اور شرک وبدعت کے بنڈل لئے آپ کے ایمان کو ڈسنے کے لئے
برساتی کیڑوں کی طرح نکل پڑے ہیں اور شہد میں لپٹا ہوا زہر وہابیت آپ کے سامنے
پیش کر رہے ہیں ____ یعنی کلمہ نماز کی آڑ میں اپنے حقیقی پیر اور پیشوا ملعون ابن
عبدالوہاب نجدی کے عقائد کو جگہ جگہ پھیلا رہے ہیں ؎

بلباس خضر میں یہاں سیکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

مسلمانو! ____ ان کا ظاہر دیکھ کر دھوکہ نہ کھائیں ____
ان کی لمبی ڈاڑھی، ان کا لمبا جبہ اور اونچا پاجامہ[1] اور پیشانی پر گھسا ہوا کالا گٹھا دیکھ کر
آپ ان کے فریب میں مت آئیں ____ کہ ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ ان کا
ظاہر کچھ اور ہوتا ہے اور باطن کچھ اور ____ میں پوچھتا ہوں، کیا عبداللہ ابن ابی نماز
نہیں پڑھتا تھا؟ ____ کیا وہ جہاد میں شریک نہ ہوتا تھا؟ ____
لیکن کیا وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنے اور دعا مغفرت نہ کرنے کا
حکم دیا[2] ____؟
تبلیغی حضرات یہ کہہ کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں کہ ہمارے اور سنی حضرات کے
درمیان جھگڑا صرف فاتحہ، نیاز، عرس وچہلم وغیرہ کا ہے ____ مسلمانو! ____
یہ بات بالکل غلط ہے۔ ان لوگوں سے ہمارا جھگڑا نیاز و فاتحہ کا نہیں بلکہ ان لوگوں نے
اللہ ورسول اور اس کے نیک بندے یعنی اولیاء اللہ کی شان اقدس میں جو گستاخیاں

۱؎ گویا بڑے بھائی کا کرتہ اور چھوٹے بھائی کا پاجامہ۔ ۲؎ جس کا ذکر سورۂ توبہ آیت ۸۴ میں آیا ہے۔

کی ہیں وہی ہمارے اختلاف کی بنیاد ہے ____ وہ لوگ، ہمارے آقا حضور
پُرنور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف محض اس لئے کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنی
طرف متوجہ رکھیں مسلمانوں میں اپنا اعزاز و اقتدار قائم کریں ورنہ حقیقت میں انہیں
رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہرگز نہیں ہے ____ علمائے دیوبند
نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سخت گستاخیاں کی ہیں اور اپنی کتابوں
میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہت کچھ نامناسب الفاظ استعمال کئے
ہیں ____ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگلوں، جانوروں
اور چوپایوں کے علم غیب سے تشبیہ دی ____ حضور کے علم کو شیطان کے علم
سے کم بتایا ____ نماز میں حضور کا خیال لانے کو بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب
جانے سے بدتر قرار دیا ____ اللہ کی ذات سے برے کاموں کا صدور ہونا ممکن
ٹھہرایا ____ اسی قسم کی بے شمار گستاخیاں ان کی کتابوں میں موجود ہیں جن کا کفر ہونا
آفتاب کی طرح روشن ہے اور ان کا یہ کفر بھی انہی کی کتابوں سے ثابت ہے ____
کیا یہی ان کی، اپنے رسول سے محبت ہے؟ ____ غور فرمائیں! کہ واقعی اگر انہیں
اپنے خدا اور رسول سے محبت ہوتی تو ایسی گندی اور گستاخانہ عبارتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہ
لکھتے اور اگر غلطی سے ایسا ہو ابھی تھا تو توبہ کر لیتے اور یہ کتابیں چھاپنا بند کر دیتے
مگر آج تک نہ انہوں نے توبہ کی اور نہ وہ گندی عبارتیں اپنی کتابوں سے
دور کیں بلکہ مدتوں سے اسے چھاپ چھاپ کر اشاعت کر رہے ہیں ____
جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا یہ ظاہری طرز عمل اور اپنے وعظ و تقاریر میں حضور اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنا محض نمائشی اور کسی غرض پر مبنی ہے ____
اگر حقیقی محبت ہوتی تو ان کتابوں کو بجائے چھپانے اور اشاعت کرنے کے، جلا دیتے
اور توبہ کر لیتے ____ لیکن نہیں کیا ____ تو صاف ظاہر ہے کہ ان کی
تبلیغ اور ان کی تعلیم محض ایک دھوکے کے سوا کچھ نہیں ____

۱؎ جس کی تفصیل آگے آئے گی۔ باقاعدہ حوالوں کے ساتھ۔

گستاخیاں تو خود کرتے ہیں اور گالیاں تو خود بکتے ہیں اور پھر اوپر سے زیادتی یہ کہ سنی مسلمان کو فسادی جھگڑالو اور گالی بکنے والا کہتے ہیں ـــــــ ارے گالی تو وہ بک رہا ہے جس نے تقویۃ الایمان لکھی ـــــــ جس نے براہین قاطعہ[1] و جہد المقل[2] میں اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن قرار دیا اور اس سے دیگر افعال قبیحہ کے صدور ہو سکنے کا نیا عقیدہ تراشہ ـــــــ گالی تو وہ دے رہا ہے، جس نے حفظ الایمان[3] میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگلوں، جانوروں اور چوپایوں کے علم غیب کی طرح ٹھہرایا ـــــــ گالی تو وہ بک رہا ہے جس نے صراط مستقیم[4] میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں خیال آنے کو زنا کے وسوسے اور اپنی بیوی سے مجامعت کرنے کے خیال سے بدتر اور شرک قرار دیا ـــــــ اور جس نے نماز میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال کو لانے کو اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں غرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر بتایا ـــــــ واقعی بے ادبی و بدکلامی تو وہ کر رہا ہے جس نے براہین قاطعہ[5] میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم مقدس کو شیطان مردود کے علم سے کم کہا ـــــــ جس نے تقویۃ الایمان[6] میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا انسان اور بڑا بھائی بنایا ـــــــ بدزبانی تو وہ کر رہا ہے جس نے اسی تقویۃ الایمان[7] میں رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام و اولیاء عظام کو اللہ کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے کمتر اور چمار سے بھی زیادہ ذلیل لکھا[8] ـــــــ اصل فسادی تو وہ ہے جس نے تحذیر الناس[9] میں مسئلہ ختم نبوت کا انکار کیا اور حضور خاتم النبیین[10] صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا عوام اور جاہلوں کا خیال بتایا ـــــــ حقیقت میں جھگڑالو تو وہ ہے جس نے فتاویٰ رشیدیہ[11] میں محرم الحرام میں شربت پلانے کو حرام اور ہولی[12] و دیوالی کی پوریاں

[1] براہین قاطعہ ص ۶ ۔
[2] جہد المقل ص ۴۱ ۔
[3] حفظ الایمان ص ۱۵ ۔
[4] صراط مستقیم ص ۱۱۸ ۔
[5] براہین قاطعہ ص ۵۵ ۔
[6] تقویۃ الایمان ص ۴۵ ۔
[7] تقویۃ الایمان ص ۴۲ ۔
[8] تقویۃ الایمان ص ۱۸ ۔
[9] تحذیر الناس ص ۲۵ ۔
[10] تحذیر الناس ص ۳ ۔
[11] فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۹ ۔
[12] فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۷۵ ۔

کھانے کو جائز و درست کا فتویٰ دیا ؎

شربت ہو دسویں کا تو بدعت بتائیے
ہولی کی پوریاں ہو تو چسکے سے کھائیے

سُنّی مُسلمان تو نہ فسادی ہے، نہ جھگڑالو اور نہ گالی بکنے والا ـــــــ وہ تو شریعت اسلامیہ کے حکم کے مطابق ان گستاخ مولویوں کو کافر و مرتد کہتا ہے جو اللہ و رسول کی شانِ اقدس میں گستاخی کرے، بدکلامی کرے اور جو فرمانِ خداوندی و فرمان رسول کا منکر ہو[1] ـــــــ اور ایسے اشخاص کو کافر و مرتد کہنا اور ان کے حق میں منافق کا لفظ استعمال کرنا ہرگز ہرگز گالی نہیں ہے ـــــــ خود اللہ جل شانہٗ نے قرآن مجید میں کافر کو کافر کہنے کا حکم دیا ہے جیسے قُل یاایُّہا الکافرونَ ـــــــ یعنی کہدو! کہ اے کافرو! ـــــــ اسی طرح مخالفین اسلام کے حق میں مشرکین و منافقین کے الفاظ قرآن کریم میں اکثر جگہ استعمال ہوئے ہیں ـــــــ تو کیا کوئی بدنصیب صرف اتنا سا کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ قرآن حکیم نے گالی دی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

مسلمانو! ـــــــ اسلامی بھائیو! ـــــــ ان وہابیوں تبلیغیوں سے تمہیں نہ محبت کرنے کی ضرورت ہے اور نہ انکی بک بک سننے کی حاجت ہے تم ان سے گالی گلوج اور جھگڑا فساد مت کرو ـــــــ بس تم انکی صحبت سے دور رہو ـــــــ کہ ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے ـــــــ چنانچہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ـــــــ ایاکم و ایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم[2] ـــــــ یعنی اے مسلمانو! تم بدمذہبوں کی صحبت سے بچو! اپنے آپ کو ان سے دور رکھو، ورنہ وہ تمہیں سچی راہ سے بہکا دیں گے اور تمہیں بدعقیدہ بنا دیں گے ـــــــ ہاں اگر وہ خود تمہارے پاس آئیں تو

[1] جیسا کہ قاسم نانوتوی نے "تحذیر الناس" میں ختم نبوت کا انکار کر کے فرمانِ خدا و رسول کو ٹھکرا دیا کہ فرمان نبوی ہے: لَا نَبِیَّ بَعْدِی۔
[2] صحیح مسلم شریف ۔ جلد اول ص ۱۰ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

انہیں حق کی دعوت دو ــــــــــ امر بالمعروف ونہی عن المنکر[1] کا حکم بجالاؤ ـــ بیشک تم ہی کامیاب و کامران رہوگے ــــــــــ یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ھم المفلحون[2]

پیارے مسلمان بھائیو! ــــــــ خصوصاً اس کتاب کے صفحہ نمبر ۳۰ سے صفحہ ۴۸ تک کا مضمون آپ ملاحظہ فرماکر اسے آپ پر اللہ تعالیٰ کا ایک فضل عظیم اور احسان ہی سمجھئے کہ ان علماء دیوبند و تبلیغی جماعت کے وہ سارے اخلاق و کردار اور گندے عقائد انہی کے علماء ہی کی زبانی انہی کی کتابوں سے حق کھول کر آپ کے سامنے ظاہر فرمادیا تاکہ آپ لوگ اسے پڑھکر غور فرمائیں اور سوچ کر خود ہی صحیح فیصلہ فرمائیں کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون؟ ــــــــ اور اگر چاہیں تو یہ بھی جانچ کر دیکھ لیں کہ اس طرح کے بداخلاق و بدکردار اور گندے عقائد کیا علماء اہلسنت کی کتابوں میں بھی موجود ہیں؟ ــــــــ جس کے متعلق ہمارا تو یہ چیلنج ہے ان کی طرح کی بے حیائی و بداخلاقی کا ایک واقعہ بھی آپ علماء اہل سنت کی کتابوں میں نہیں بتاسکیں گے جو کسی سُنّی عالم سے سرزد ہوا ہو ــــــــ

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ــــــــ آخر میں آپ سے ہماری عاجزانہ گذارش ہے کہ آپ دوسروں کے بہکاوے میں مت آئیں۔ اگر کوئی اس کتاب کو غلط کہکر ٹال دے تو اس کی بات پر اعتماد نہ کریں بلکہ خود اصل کتب وہابیہ یعنی دیوبندی و تبلیغی جماعت کے علماء کی اصل کتابوں کو سامنے رکھکر اس کتاب کے حوالوں کو اصل عبارتوں سے ملاکر جانچیں اور پرکھیں پھر ٹھنڈے دماغ سے سوچ کر خود ہی فیصلہ کریں کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر؟

بس دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حق بولنے، حق پہچاننے، حق و باطل میں تمیز پیدا کرنے اور حق ہی کو قبول کرنے کی توفیق و ہدایت عطاء فرمائے ــــــ آمین! ثم آمین!!!

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم

سگ مدینہ
محمد نعیم احمد برکاتی عفی عنہ

---

[1] ترجمہ:- نیکی کی تاکید کرو اور برائی سے روکو۔ (قرآن مجید)۔ [2] پ۴ سورۂ آل عمران آیت ۱۰۴

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پیدا ہوئے وہابی تو ابلیس نے کہا
لو آج ہم بھی صاحبِ اولاد ہوگئے

قرآن حکیم میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے ــــــ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ[1]

جو لوگ حجروں کے باہر سے آپکو پکارتے ہیں ان میں اکثروں کو عقل نہیں ہے[2]

اس آیت کریمہ پر حاشیہ لکھتے ہوئے دیوبندی جماعت کے عمدۃ المفسرین مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی فرماتے ہیں کہ بنی تمیم ملنے کو آئے، حضور حجرہ مبارکہ میں تشریف رکھتے تھے۔ وہ لوگ باہر سے آوازیں دینے لگے کہ "یا محمد اخرج الینا" (اے محمد باہر آیئے) یہ بے عقلی اور بے تہذیبی کی بات تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کو نہیں سمجھتے تھے۔ الخ[3]

مشہور گستاخ رسول ذوالخویصرہ بھی اسی بنی تمیم ہی سے تھا ــــــ نیز مشہور ظالم و گمراہ کن اور مذہب وہابیت کے بانی ملعون ابن عبدالوہاب نجدی کا تعلق

---

[1] سورۂ حجرات آیت ۴ [2] بیان القرآن ترجمۂ اشرف علی تھانوی۔
[3] قرآن کریم مترجم فوائد۔ از مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی ص ۶۸۵۔ نصر الباری اردو شرح صحیح البخاری جلد ثانی کتاب المغازی ص ۱۳۹

بھی اسی قبیلے سے ہے — حضور شیخ الاسلام سید احمد بن زینی دحلان شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۴ھ) اپنی شہرہ آفاق تصنیف "الدرر السنیۃ" میں فرماتے ہیں — ابن عبد الوہاب نجدی، عرب کے مشہور فسادی اور گستاخ قبیلہ بنی تمیم کا فرد ہے[۴] —

احادیث میں اس قبیلہ کی بدتمیزیاں مذکور ہیں — بخاری شریف میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنو تمیم کے چند افراد (یعنی ایک وفد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا — اے بنو تمیم بشارت قبول کرو — وہ کہنے لگے — یارسول اللہ بشارت تو آپ ہمیں دے چکے سو ہمیں کچھ دیجئے بھی (یعنی کچھ مال بھی دیجئے) — انکے اس جواب پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناگواری کا اثر دیکھا گیا — پھر یمن کے کچھ لوگ خدمت اقدس میں آئے تو آپ نے فرمایا — بنو تمیم نے بشارت نہیں قبول کی تم قبول کرلو — ان لوگوں نے عرض کیا — یارسول اللہ ہم نے بسر و چشم قبول کیا[۵] —

صحیح بخاری میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے اور آپ تقسیم کر رہے تھے اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص، ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ! انصاف سے کام لیجئے! — آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، افسوس! اگر میں بھی انصاف نہ کروں گا تو پھر کون کریگا اگر میں انصاف نہ کروں تو میں بھی تباہ و برباد ہوجاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اس کے بارے میں آپ اجازت دیں میں اس کی گردن ماردوں۔ آنحضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے ایسے ساتھی پیدا ہونگے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں (بظاہر) کم درجے کی سمجھوگے، وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اتریگا (یعنی دل مؤمن نہیں ہونگے)۔ اور

۴؎ الدرر السنیہ ص۴۲ مطبوعہ ترکی۔ ۱۰؎ جب کہ دیوبندی تبلیغی ہم سنیوں کو تو یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ یارسول اللہ کہنا شرک ہے، بدعت ہے مگر خود لکھا کرتے ہیں۔

۵؎ نصر الباری اردو شرح صحیح البخاری جلد ثانی کتاب المغازی ص۴۴۴ مؤلف مولوی محمد عثمان غنی استاذ حدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے، اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے تو اسمیں کوئی چیز نظر نہ آئے گی، پھر اس کے پٹھے کو اگر دیکھا جائے جو چھڑ میں اس کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر لگایا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا اس کے نضی (نضی تیر میں لگائی جانے والی لکڑی کو کہتے ہیں) کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کچھ نہیں ملے گا۔ اسی طرح اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا حالانکہ گندگی اور خون سے وہ تیر گذر چکا۔ انکی علامت ایک سیاہ شخص ہوگا۔ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہوگا۔ یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا اور حرکت کر رہا ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے افضل طبقہ کے خلاف بغاوت کریں گے[۶] (اور شر و فساد پھیلائیں گے) ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی تھی[۷] —

صحیح بخاری کتاب المغازی میں یوں ہے — حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں — دونوں رخسارے پھولے ہوئے تھے — پیشانی ابھری ہوئی تھی — گھنی داڑھی اور سر منڈا ہوا تہبند اٹھائے ہوئے تھا — کھڑا ہوا اور کہنے لگا — یارسول اللہ، اللہ سے ڈریئے (تقسیم میں عدل کیجئے) — آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — افسوس ہے تجھ پر، کیا میں تمام اہل زمین میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے کا مستحق نہیں ہوں — راوی نے بیان کیا کہ پھر وہ شخص چلا گیا — خالد بن ولید نے عرض کیا — یارسول اللہ، کیا میں اس شخص کی گردن ماردوں؟ — آپ نے فرمایا — نہیں، شاید وہ نماز پڑھتا ہو — پھر خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ بہت سے نماز پڑھنے والے ایسے ہیں جو زبان سے (اسلام و ایمان کا کلمہ) کہتے ہیں اور انکے دل میں وہ نہیں ہوتا (یعنی منافق ہیں) —

۶؎ جیسا کہ گذشتہ سال یعنی ۱۳ اگست ۱۹۹۴ء کو مولانا محمد اکرم رضوی (علیہ الرحمہ) کو میلاد شریف پر تقریر کرنے کی وجہ سے ان تبلیغی وہابی مولویوں نے شہید کرکے "مسلمانوں کے افضل طبقہ یعنی اہلسنت و جماعت کے خلاف بغاوت" کا ثبوت پیش کیا اور شر و فساد کو پھیلایا (ماہنامہ القول السدید لاہور شمارہ ستمبر ۱۹۹۴ء ص۱۷۔ ماہنامہ جہان رضا، لاہور شمارہ اگست، ستمبر ۱۹۹۴ء ص۱)۔

۷؎ تفہیم البخاری اردو ترجمہ صحیح بخاری جلد دوم پارہ ۱۴ ص۶۷ حدیث ۸۱۵۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس کا حکم نہیں ہوا ہے کہ لوگوں کے دلوں کا کھوج لگاؤں اور نہ اس کا حکم ہوا ہے کہ ان کے پیٹ چاک کروں، ______ راوی نے بیان کیا کہ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا درانحالیکہ وہ چہرہ دوسری طرف کئے ہوئے تھا (یعنی پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک قوم نکلے گی جو کتاب اللہ کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ کریگی لیکن وہ قرآن انکے حلق سے نیچے نہیں اترے گا ______ یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے پار نکل جاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اگر میں نے ان لوگوں کو پایا (یعنی میں ان کے دور میں ہوا تو) میں ان کو قوم ثمود کی طرح قتل کر دوں گا[۸] ______

غرض کہ یہ شخص وہی ذوالخویصرہ تمیمی تھا جو حقیقت میں منافق تھا ______

چنانچہ راوی[۹] کا بیان ہے کہ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ[۱۰] ______ اور ان میں بعض وہ لوگ ہیں جو صدقات (تقسیم کرنے) کے بارہ میں آپ پر طعن کرتے ہیں[۱۱] ______

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ ابن عبدالوہاب نجدی بھی عرب کے اسی مشہور فسادی اور گستاخ قبیلہ بنی تمیم کا فرد ہے ______ جس کے متعلق حضور شیخ الاسلام سید احمد بن زینی دحلان شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) اپنی مایۂ ناز تصنیف الدرر السنیہ میں یوں رقم طراز ہیں ______ سید علوی نے فرمایا ______ ان سب سے زیادہ صریح یہ ہے کہ یہ مغرور محمد ابن عبدالوہاب بنو تمیم سے ہے تو ہو سکتا ہے یہ ذوالخویصرہ تمیمی کی نسل سے ہو جس کے بارے میں حدیث آئی ہے کہ اسکی نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی[۱۲] ______

تو معلوم ہوا کہ جس قوم کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم ثمود کی طرح قتل کرنے کا ارادہ فرمایا تھا گستاخ ابن عبدالوہاب نجدی بھی اسی قوم و نسل سے تھا ______

۸ء نصر الباری اردو شرح صحیح البخاری جلد ثانی ص۴۲۱۔ ۱۰ء سورۂ توبہ آیت ۵۸۔
۹ء مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ ص۴۵۶۔ ۱۱ء بیان القرآن ترجمہ از۔ مولوی اشرف علی تھانوی۔
۱۲ء الدرر السنیہ ص۵۱۔ بحوالہ فتنوں کی سرزمین کون؟۔ الدرر السنیہ مترجم ص۹۱۔

آیئے اب ذرا نجد کی طرف چلیں، ______ اور اس بات کا جائزہ لیں کہ اس نجد کے متعلق ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمل ظاہر فرمایا؟ ______ اور اس کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ ______

بخاری شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کیطرف جہاد کیا، سو ہم دشمن کے مقابل ہوئے اور ہم نے انکے مقابلہ کے لئے صف بندی کی[۱۳] ______ اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف (یعنی غزوۂ ذات الرقاع میں) جہاد کے لئے گئے[۱۴] ______ غرض کہ نجد ہی وہ منحوس مقام ہے جس کی طرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا تھا، جس کی تفصیل غزوۂ ذات الرقاع میں بیان کی گئی ہے ______ اور یہی وہ فتنوں کی سرزمین ہے جس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا نہیں فرمائی ______ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور[ص] نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے ملک شام میں ہمیں برکت دے، ہمارے یمن میں ہمیں برکت دے۔ صحابہ نے عرض کی: اور ہمارے نجد میں ___؟ آنحضور[ص] نے پھر فرمایا: اے اللہ ہمیں ہمارے شام میں برکت دے ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے صحابہ نے عرض کی: اور ہمارے نجد میں بھی؟ میرا خیال ہے کہ آنحضور[ص] نے تیسری مرتبہ فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطان کی سینگ طلوع ہوتی ہے[۱۵]

صحیح بخاری میں ایک اور جگہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان تو ادھر ہے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا اور بے رحمی اور سخت دلی ان لوگوں میں ہے جو اونٹ کی دموں کے پاس چلاتے ہیں جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر میں[۱۶] ______

۱۳، ۱۴ء نصر الباری اردو شرح صحیح البخاری جلد ثانی کتاب المغازی ص۱۸۶۔
ص۱ء، ص۲ء، ص۳ء صلی اللہ علیہ وسلم۔
۱۵ء تفہیم البخاری اردو ترجمہ صحیح بخاری پارہ ۲۹، کتاب الفتن ص۱۹ حدیث ۱۹۷۱۔
۱۶ء نصر الباری اردو شرح صحیح البخاری جلد ثانی کتاب المغازی ص۴۶۶۔

بخاری شریف کی اِن دو احادیث میں تین باتیں قابل غور ہیں ــــــــــ

- نجد سے شیطان کے دو سینگ یا پیرو نکلیں گے۔
- شیطان کے یہ پیرو ربیعہ اور مضر میں ہوں گے۔
- اِن شیطان کے پیرو میں بے رحمی اور سخت دلی موجود ہوگی۔

اِن شیطان کے پیرو میں پہلا جو نکلا وہ مسیلمہ کذّاب تھا اور دوسرا ابن عبدالوہاب نجدی ــــــــ کہ مسیلمہ کذاب نجد کے علاقہ عینیہ میں پیدا ہوا اور یہیں رہتا تھا ــــــ اور یہی وہ منحوس مقام ہے جو وہابی مذہب کے بانی نجدیوں کے شیخ الکل ابن عبدالوہاب نجدی کی بھی جائے پیدائش ہے ــــــــ جس کے ثبوت میں مولوی مسعود عالم ندوی اپنی کتاب، محمد بن عبدالوہاب میں ابن عبدالوہاب نجدی کے شاگرد ابن غنام کی کتاب ابن غنام ص۳۰۔ اور عنوان المجد جلد۱ ص۱۲۸ اور خلاصۃ الکلام ص۲۲۹ اور حضرت علامہ احمد بن زینی دحلوان کی کتاب الدرر السنیہ ص۴۲ کے حوالے سے لکھتے ہیں ــــــــ

اِس پُر آشوب دور اور ناموافق ماحول میں محمد بن عبدالوہاب نے آنکھیں کھولیں عینیہ کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے[17] ــــــــ

اسی طرح انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں لکھا ہے ــــــــ

شیخ الاسلام کی جائے پیدائش عینیہ اور دعوت کا مرکز درعیہ دونوں اسی وادی میں واقع ہیں جو نجد کے قلب کی حیثیت رکھتے ہیں[18] ــــــــ

نیز دیوبندی و تبلیغی جماعت کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد صاحب صدر المدرسین دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں ــــــــ صاجبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا[19] ــــــــ

[17] محمد بن عبدالوہاب، ایک مظلوم اور بدنام مصلح ص۲۸۔

[18] اِنسائیکلو پیڈیا آف اسلام جلد اول ص۱۷۳ لفظ ARABIA اور (لفظ ABJA) جلد۳ ص۶-۸۹۳۔ بحوالہ محمد بن عبدالوہاب۔

[19] الشہاب الثاقب ص۴۲۔

حدیث کی دوسری بات جو قابل غور ہے، وہ یہ کہ شیطان کے یہ دونوں پیرو ربیعہ اور مضر میں ہونگے ــــــــ چنانچہ مسیلمہ کذاب بھی مضر ہی سے تھا اور ابن عبدالوہاب بھی مضر ہی سے تھا ــــــــ عبدالواحد محمد راغب جو دارۃ الملک عبدالعزیز کے خاص کارندے ہیں لکھتے ہیں ــــــــ

وَمِنْ رَبِيعَةَ يَبْدَاءُ التَّسَلْسُلُ وَصُوْلًا اِلٰى نَسَبِ اٰلِ سَعُوْدَ اَمَّا مُضَرُ فَمِنِ ابْنِهِ اِلْيَاسُ يَتَفَرَّعُ فَرْعَانِ فَرْعُ مُدْرِكَةَ ثُمَّ فَرْعُ طَابِخَةَ وَكَانَ مِنْهُ نَسَبُ الْاِمَامِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ[20]

ربیعہ سے آل سعود کے نسب کا سلسلہ شروع ہوتا ہے مضر کے بیٹے الیاس تھے اسکی دو شاخیں ہوئیں مدرکہ اور طابخہ۔ طابخہ سے امام شیخ محمد بن عبدالوہاب کا نسب ہے۔

اس کے علاوہ دیگر کتابوں سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔

آئیے اب حدیث کی اس تیسری بات کی جانکاری کے لئے ان الفاظ حدیث کو سامنے رکھکر پرکھیں کہ یہ بے رحمی و سنگدلی اس ابن عبدالوہاب نجدی میں کتنی تھی اور اس حدیث کا اصل مصداق کون ہے؟ ــــــــ

دیوبندی و تبلیغی جماعت کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی ٹانڈوی[21] صدر مدرسۂ دیوبند لکھتے ہیں ــــــــ صاجبو! ــــــــ محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا۔ اور چونکہ خیالاتِ باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل و قتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ انکے قتل کرنے کو باعثِ ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصًا اور اہل حجاز کو عمومًا اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی

[20] مقدمۃ التحقیق۔ مثیر الوجد فی انساب ملوک نجد ص۱۰ بحوالہ فتنوں کی سرزمین کون؟

[21] جن کے متعلق بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس فرمایا کرتے تھے کہ جس دریا کا ایک پیالہ بھی ضبط کرنا مشکل ہے حضرت مدنی سات سمندر چڑھائے ہوئے ہیں پھر بھی ضبط موجود ہے، کیا مجال ہے کہ ساغر چھلک جائے۔ (شیخ الاسلام نمبر ص۵۶)۔

تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اسکے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق تھا اسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصًا اس کے اور اسکے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے اور اس قدر ہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے غرض کہ وجوہات مذکورۃ الصدور کی وجہ سے ان کو اس کے طائفہ سے اعلیٰ درجہ کی عداوت ہے اور بے شک اس نے ایسی ایسی تکالیف دی ہیں تو ضرور ہونا بھی چاہیئے وہ لوگ یہود و نصاریٰ سے اس قدر رنج و عداوت نہیں رکھتے جتنی کہ وہابیہ سے رکھتے ہیں[22]

اسی لئے آج بھی سنی مسلمان ان وہابیہ سے یعنی ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے اتباع (پیروی کرنے والوں) سے دلی بغض و عناد اور رنج و عداوت رکھتے ہیں اور رکھنا بھی چاہیئے جو کہ انہی کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد ٹانڈوی کی رائے بھی ہے ——————

ابن عبدالوہاب نجدی ہی شیطان کا دوسرا پیرو ہونے کے ثبوت میں ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں —————— ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے اور قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین سے اس طرح دور پھینک دیئے جائیں گے جیسے تیر پھینک دیا جاتا ہے۔ پھر یہ لوگ کبھی دین میں نہیں واپس آسکتے یہاں تک کہ تیر اپنی جگہ (خود) واپس آجائے۔ پوچھا گیا کہ ان کی علامت کیا ہوگی ؟ ——— تو فرمایا سِیمَاھُمُ التحلیق۔ یعنی انکی علامت سر گھٹانا ہوگی[23]

شاید یہ سوچ کر کہ آفت اپنے اوپر آن پڑے گی۔ اس دیوبندی مترجم بخاری ظہور الباری اعظمی نے "سیماھم التحلیق" کا ترجمہ سر منڈانا کی بجائے سر گھٹانا کیا ہے —————— آپ خود سوچیں کہ سر گھٹانا کا مطلب ہی کیا ہے ؟ —————— ویسے لغات میں بھی ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ "سیماھم التحلیق کا معنٰی سر گھٹانا ہے —————— بلکہ ہر جگہ

[22] الشہاب الثاقب صہ ۴۲ ۔ [23] تفہیم البخاری جلد آخر پارہ ۳۰ کتاب التوحید صہ ۱۱ ۔

سر منڈانا ہی لکھا ہے —————— لفظ التحلیق حلق سے ہے جس کا معنٰی ہے مونڈنا یا منڈانا[24] —————— نیز تبلیغی جماعت کے ایک نامور مصنف مولوی منظور نعمانی نے بھی اس حلق کا ترجمہ منڈانا ہی کیا ہے[25]

حضور شیخ الاسلام علامہ سید زینی دحلان شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے —————— یہ حدیث نجدیوں کے بارے میں صریح ہے۔ سید عبدالرحمٰن اہدل مفتی زبید فرماتے تھے کہ ابن عبدالوہاب کے رد کیلئے کسی کو کوئی کتاب لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے رد میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کافی ہے: سیماھم التحلیق — انکی علامت سر منڈانا ہے۔ اس لئے کہ ان کے علاوہ دیگر بد مذہبوں میں سے کسی نے بھی اس کو اپنی علامت نہیں بنایا —————— ابن عبدالوہاب ان عورتوں کو بھی سر منڈانے کا حکم دیتا جو اس کے مذہب میں داخل ہوتے۔ ایک بار ایک عورت نے اس پر حجت قائم کردی۔ یہ عورت بالجبر اس کے دین میں داخل کی گئی اور نجدی کے زعم کے مطابق اس نے تجدیدِ اسلام کیا۔ تو نجدی نے اس کے سر منڈانے کا حکم دیا۔ اس عورت نے کہا۔ اگر اپنے مردوں کی ڈاڑھیوں کے منڈانے کا حکم دے تو تجھے جائز ہوگا کہ عورتوں کے سر منڈانے کا حکم دے۔ اس لئے کہ عورتوں کے سر کا بال مردوں کی ڈاڑھیوں کے بمنزل ہے اس پر وہ کافر مبہوت ہوگیا۔ اور اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ ابن عبدالوہاب نے یہ اس لئے کہا کہ اس پر اور اس کے متبعین پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد صادق ہو: ان کی علامت منڈانا ہے۔ اس لئے کہ منڈانے سے متبادر سر کا منڈانا ہوتا ہے[26]۔

آج بھی آپ ان نجدی، وہابی، دیوبندی اور تبلیغی جماعت کے لوگوں کو دیکھیں وہ ہر سال بلکہ بعض تو ہمیشہ اپنا سر منڈایا کرتے ہیں —————— غرض کہ مذکورہ بالا احادیثِ کریمہ و اقوالِ علماء دیوبند سے یہ بات ثابت ہوچکی کہ ابن عبدالوہاب نجدی ہی شیطان کا دوسرا پیرو تھا —————— آیئے! اب ذرا یہ دیکھیں کہ آجکل کے یہ دیوبندی و

[24] مصباح اللغات عربی اردو کلاں صہ ۱۷۲ - القاموس۔ صہ ۷۵۲
[25] شیخ محمد بن عبدالوہاب کے خلاف پروپیگنڈہ صہ ۱۰۱ [26] الدرر السنیہ صہ ۴۲ بحوالہ فتنوں کی سرزمین کون؟ خلاصۃ الکلام جلد ۲ صہ ۲۳۵ - الدرر السنیہ مترجم صہ ۵۹۔

تبلیغی جماعت، کے مولوی شیطان کے اس دوسرے پیرو (ابن عبدالوہاب نجدی) کے کس قدر گرویدہ ہیں اور اس کے متعلق ان کا کیا عقیدہ ہے ______

چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ ملاحظہ ہو ______

سوال :۔ عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے؟۔

جواب :۔ محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا۔ بدعت وشرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم [۲۷]

پھر مولوی رشید احمد گنگوہی نے اگلے سوال کے جواب میں یوں لکھا ______

محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ انکے عقائد عمدہ تھے۔ اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی کا ہے [۲۸]

نیز گنگوہی صاحب کے علاوہ مولوی اشرفعلی تھانوی نے بھی ایک صاحب کے سوال کے جواب میں یوں فرمایا کہ نجدی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں [۲۹]

ہر کوئی اپنے باپ دادا کی تعریف کرتا ہے ______ ہر آدمی اپنے آباؤ اجداد کی تعریف کے گن گاتا ہے ______ غرض کہ شیخ نجدی وہابی کی تعریف کر کے رشید احمد گنگوہی اور اشرف علی تھانوی نے یہ ثابت کر دیا کہ علماء دیوبند بھی وہابی ہی ہیں [۱] اور شیخ نجدی کے ہم عقیدہ ہیں ______ نجدیوں کے جو عقائد ہیں وہی دیوبندیوں کے بھی عقائد ہیں۔ البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ شیخ نجدی حنبلی تھا۔ اور دیوبندی حنفی ______ اور فقط یہ اعمال کا فرق ہوا اور عقائد میں دونوں ایک ہی ہیں ______ علمائے دیوبند کے علاوہ تبلیغی جماعت کے ایک نامور مصنف مولوی منظور نعمانی نے تو اس ابن عبدالوہاب نجدی کے خلاف آواز

[۲۷] فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۸۰۔ [۲۸] فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۸۰۔

[۲۹] الافاضات الیومیہ جلد ۲ ص ۲۶۵ ملفوظ ۵۲۰۔ [۱] جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

اٹھانے والوں کے رد میں ایک مستقل کتاب ہی لکھ ڈالی ہے جس کا نام ہے "شیخ محمد بن عبدالوہاب کے خلاف پروپیگنڈہ" ______ گویا کہ شیخ نجدی کی تعریف وثناء خوانی میں ایک مکمل کتاب ہی لکھ دی ہے۔ انہوں نے! ______ حتیٰ کہ اپنے وہابی ہونے کا اقرار ان علماء دیوبند وتبلیغی جماعت نے خود اپنی زبان سے کیا ہے ____ چنانچہ ملاحظہ ہو ______

دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں ______

اگر میرے پاس دس ہزار روپیئے ہوں سب کی تنخواہ کر دوں پھر خود ہی وہابی بن جائیں [۲۹]

جس وقت اشرفعلی تھانوی کانپور کے مدرسہ جامع العلوم میں پڑھایا کرتے تھے، اسوقت ایک دن انہوں نے اہل محلہ سے صاف صاف کہدیا کہ یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو ______ چنانچہ حوالہ ملاحظہ ہو ______ پھر حضرت والا نے ان لوگوں کو سمجھا دیا کہ بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔ یہاں فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو [۳۰]

کیا اب بھی تھانوی صاحب کے وہابی ہونے میں کسی کو شک ہے؟ ___ اور کیا تھانوی صاحب کی وہابیت کے اس کھلے عام اقرار وارشاد پر اب بھی کسی صاحب کو شبہ ہو سکتا ہے؟ ______

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس ہیں ______ ان کے علاوہ مولوی یوسف، زکریا اور منظور نعمانی تبلیغی جماعت کے اہم ستون تصور کئے جاتے ہیں ______ مولوی الیاس کی موت کے بعد انکی جانشینی کے مسئلے پر گفتگو کرتے ہوئے مولوی منظور نعمانی نے ظاہر کیا تھا ______ ہم خود اپنے بارہ میں بھی صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں [۳۱]

[۲۹] الافاضات الیومیہ جلد ۳ ص ۶۷

[۳۰] اشرف السوانح جلد اول ص ۴۵

[۳۱] سوانح مولانا محمد یوسف ص ۲۰۲

اس کے جواب میں بانئ تبلیغی جماعت مولوی الیاس کے حقیقی بھتیجے مولوی زکریا سہارنپوری مصنف تبلیغی نصاب نے کہا ——

مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں ۳۲؎

ہے کوئی تبلیغی جماعت والا! جو اس حوالہ کے بعد بھی کہدے کہ ہم وہابی نہیں ہیں؟

یہاں پر ایک بات یہ بھی عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ تبلیغی جماعت، دیوبندی جماعت ہی کی ایک شاخ ہے —— جس کا ثبوت مولوی الیاس کے اس فرمان سے ہمیں ملتا ہے —— چنانچہ ایک بار فرمایا ——

حضرت مولانا تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے بہت بڑا کام کیا ہے، بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح انکی تعلیم عام ہو جائیگی ۳۳؎

اس لئے تبلیغی جماعت والوں کو اندر سے جھانک کر اگر دیکھیں تو ان میں دیوبندی وہابی اور نجدی عقائد و مسائل ملیں گے۔

لباسِ خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

چلتے چلتے مولوی الیاس کا ایک اور ارشاد یہ بھی ملاحظہ کرتے چلیں جسمیں انہوں نے مولوی رشید احمد گنگوہی کو خوب سراہا ہے اور اسے اس دور کا مجدد قرار دیا ہے —— چنانچہ مولوی الیاس فرماتے ہیں ——

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اس دور کے قطبِ ارشاد اور مجدد تھے لیکن مجدد کیلئے ضروری نہیں ہے کہ سارا تجدیدی کام اسی کے ہاتھ پر ظاہر ہو بلکہ اسکے آدمیوں کے ذریعہ جو کام ہو وہ سب بھی بالواسطہ اسی کا ہے جس طرح خلفاء راشدین بالخصوص حضراتِ شیخین کا کام فی الحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا کام ہے ۳۴؎

آخر بانئ تبلیغی جماعت مولوی الیاس مرید کس کے تھے؟ ——

۳۲؎ سوانح مولانا محمد یوسف ص۲۰۴۔ — ۱؎، ۲؎ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ

۳۳؎ ملفوظاتِ مولانا الیاس ص۵۸

۳۴؎ ملفوظاتِ مولٰینا الیاس ص۱۲۲ ملفوظ ۱۴۷

اور اپنے مرشد کی وفات کے بعد کن کی جانب آپ نے رجوع کیا؟ ——

اس کا جواب بھی آپ میری یا علماء اہل سنت کی زبانی نہیں بلکہ مصنفِ تبلیغی نصاب مولوی زکریا کی زبانی ملاحظہ فرمائیں —— چنانچہ مولوی زکریا فرماتے ہیں ——

مولٰینا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بالعموم بچوں اور طالب علموں کو بیعت نہیں کرتے تھے فراغت اور تکمیل کے بعد اسکی اجازت ہوتی تھی مگر مولانا الیاس صاحب کے غیر معمولی حالات کی بناء پر ان کی خواہش و درخواست پر بیعت کر لیا ——

مولانا کی فطرت میں شروع سے محبت کی چنگاری تھی۔ آپکو حضرت مولانا رشید احمد صاحب سے ایسا قلبی تعلق پیدا ہو گیا تھا کہ آپ کے بغیر تسکین نہ ہوتی۔ فرماتے تھے کہ کبھی کبھی رات کو اٹھ کر صرف چہرہ دیکھنے کیلئے جاتا، زیارت کر کے پھر آکر سو رہتا ۳۵؎

مولوی ابو الحسن علی ندوی لکھتے ہیں ——

حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی وفات کے بعد آپ نے شیخ الہند مولٰینا محمود حسن صاحب سے درخواست کی آپ نے مولانا خلیل احمد صاحب سے رجوع کا مشورہ دیا چنانچہ آپ نے مولانا سہارنپوری سے اپنا تعلق قائم کر لیا اور آپ کی نگرانی و رہنمائی میں منازل سلوک طے کیے ۳۶؎

ان واضح حقائق اور ناقابل تردید دلائل کی موجودگی میں کون ہے جو تبلیغی جماعت کی دیوبندیت و وہابیت میں شک و شبہ کرے؟ تو بات سمجھ میں آئی کہ چاہے دیوبندی جماعت ہو یا تبلیغی جماعت، ان دونوں کا تعلق وہابی مذہب سے ہے۔

پیدا ہوئے وہابی تو ابلیس نے کہا
لو آج ہم بھی صاحبِ اولاد ہو گئے

۳۵؎ مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص۵۴۔ — ۱؎ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ

۳۶؎ مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص۵۸۔ — ۲؎، ۳؎، ۴؎ مولوی الیاس،

۵؎ مولوی خلیل احمد سہارنپوری۔

یہاں پر ایک بات یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ آخر وہابی کہتے کسے ہیں
؟ ____ یہ بات بھی انہی کی زبانی ملاحظہ فرمائیے ____ چنانچہ مولوی
رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں ____

محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں [۳۷]

تو گویا رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی، اسمٰعیل دہلوی، مولوی الیاس
زکریا، یوسف اور منظور نعمانی وغیرہ یہ سب وہابی یعنی ابن عبدالوہاب نجدی ہی کی
اقتداء و اتباع کرنے والے لوگ ہیں ____ جسکی مثال بھی ملاحظہ فرمائیں ____

اکابر علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب "المہند علی المفند" میں مولوی خلیل احمد
انبیٹھی نے شامی کے حوالے سے لکھا ہے ____ جیسا کہ ہمارے زمانے میں
عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے
کو حنبلی مذہب بتاتے تھے۔ مگر اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے
عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے [۳۸]

یہی عقیدہ ان علماء دیوبند اور تبلیغی جماعت کا ہے ____

چنانچہ ملاحظہ ہو ____ وہابی مذہب کی سب سے معتبر کتاب "تذکیر الاخوان
بقیہ تقویۃ الایمان" میں درج ہے ____ (۱) لڑکا پیدا ہوتے وقت
ایک بکرا ذبح کرنا (۲) چھٹی کرنا (۳) نام فلاں بخش اور غلام فلاں رکھنا[۱] (۴)
اگرچہ خون زچا کا چالیس روز سے کم میں بند ہو جاوے مگر پورے چالیس دن تک اس کو
ناپاک سمجھنا (۵) بسم اللہ کے واسطے چار برس اور چار مہینے کی قید کرنا (۶)۔
بسم اللہ کی شادی کی محفل کرنا[۲] (۷) رسوم منگنی کی کرنا (۸) بیڑے وغیرہ بانٹنا
(۹) زرد، نارنجی یا سرخ کپڑے پہننا (۱۰) کنگنا باندھنا (۱۱) مرد کو مہندی لگانا۔
(۱۲) سہرا باندھنا (۱۳) جلوہ کرنا (۱۴) شادی سے پہلے برادری کا کھانا کرنا ____

[۳۷] فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۸۰۔ [۳۸] المہند علی المفند صفحہ ۴۲۔

[۱] جیسے اللہ بخش، رحیم بخش، غلام رسول، غلام محمد، غلام نبی وغیرہ نام رکھنا۔
[۲] بسم اللہ خوانی کی محفل اور شادی کی محفل منعقد کرنا۔

(۱۵) آخری چہار شنبہ کو سیر کو جانا (۱۶) ربیع الاول میں مولود کی محفل ترتیب دینا
اور جب وہاں ذکر حضرت[۱] کے پیدا ہونے کا آوے کھڑے ہو جانا اور یہ جاننا کہ روح
حضرت[۲] کی یہاں آتی ہے۔ (۱۷) ربیع الثانی کی گیارہویں کرنا۔ (۱۸) جمادی الاول
میں مکن پور کو بدیع الدین شاہ مدار کے چلے کو عرس میں جانا (۱۹) شعبان میں حلوا
پکانا اور چراغ بہت سے جلانا (۲۰) رمضان میں آخر جمعہ کو خطبۃ الوداع اور قضاء
عمری پڑھنا (۲۱) شوال میں عید کے روز سویاں پکانا (۲۲) بعد نماز عید کے بغل گیر
ہو کر ملنا یا مصافحہ کرنا (۲۳) ذیقعدہ کے مہینے میں نکاح نہ کرنا (۲۴) کفنی پر کلمہ وغیرہ لکھنا
(۲۵) قبر میں قل کے ڈھیلے اور شجرہ رکھنا (۲۶) تیجا دسواں چالیسواں اور چھ ماہی
اور برسی عرس مردوں کے کرنا (۲۷) حافظوں کو قبروں پر بٹھلانا۔------(۳۱) قبروں پر چادریں
ڈالنا (۳۲) مقبرے بنانا (۳۳) قبروں پر تاریخ لکھنا وہاں چراغ جلانا (۳۴) دور
دور سے سفر کر کے قبروں پر جانا (۳۵) ورد ناد علی اور ختم بزرگوں کے نام کے یا قرآن
کی آیتوں کو معکوس پڑھنا (۳۶) اونٹ اور گدھے اور خچر کی سواری کو معیوب
سمجھنا (۳۷) خطبہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا (۳۸) وحدت وجود اور وحدت شہود
یا جبر و قدر کے مسئلہ میں گفتگو کرنا، اس کے اسرار کی بہت سی تحقیق میں مشغول ہونا[۳]۔
(۳۹) مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا (۴۰) اپنے جسم اور مکان اور سواری وغیرہ کی
زینت بہت سی کرنا[۳]۔ وغیرہ وغیرہ یہ ساری باتیں لکھنے کے بعد مولوی اسمٰعیل دہلوی
لکھتے ہیں کہ جو شخص اسکی برائی دریافت کر کے ناخوش اور خفا ہوا وران کا ترک کرنا بُرا
لگے تو صاف جان لیا چاہیئے کہ وہ شخص اس آیت کے حکم بموجب مسلمان نہیں [۳۹]

مسلمانو! ____ اب آپ ہی بتائیں کہ کیا کوئی شخص ان مکمل چالیس امور
سے خالی ہو سکتا ہے؟ ____ ایک نہ ایک امر تو اس سے ضرور صادر ہوا
ہو گا۔ لہٰذا وہ مسلمان نہیں رہا۔ کافر ہو گیا۔ ان چالیس امور میں پورے یا مکمل نہ سہی

[۱] [۲] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ [۳] ان چالیس امور کے علاوہ اور
بھی بہت سے امور کو انہوں نے گنایا ہے لیکن جگہ کی کمی کے باعث ہم نے اسے مختصر کر دیا۔ مزید تفصیل اگر
جاننا ہو تو کتاب تقویۃ الایمان ملاحظہ کریں۔

[۳۹] تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان صفحہ ۵۷-۵۵۔

ان میں اکثر یا چند ایک امور تو بے شمار بلکہ ساری دنیا کے مسلمانوں میں رائج ہیں لہٰذا اب ذرا انصاف سے کہنا کہ کیا ان چالیس امور کے اعتبار سے ساری دنیا کافر نہ ہوگئی؟ ——— اور کیا یہ "تقویۃ الایمان،، وہابیوں کی کفر کی مشین بلکہ کفر کی میگزین نہیں ہے؟ ——— یہی وجہ ہے کہ کتاب "فیض الباری[39]" ہیں مولوی انور شاہ کشمیری نے یہ انکشاف کیا ہے کہ "تقویۃ الایمان میں شدت ہے اس لئے اس سے بہت کم نفع ہوا"۔ فیض الباری شرح صحیح البخاری کے اصل الفاظ یہ ہیں ———

وَكِتَابُهٗ تَقْوِيَةُ الْاِيْمَانِ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَلَّ نَفْعُهٗ [40]

لیکن دوسری جانب مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں ———

تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے استدلال اس کی بالکل کتاب اور احادیث سے ہے۔ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا عین اسلام ہے۔ اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو کفر کہتا ہے وہ خود کافر ہے [41]

نیز ایک اور جگہ امیر شاہ خان صاحب خورجوی فرماتے ہیں ———

مولانا گنگوہی تقویت الایمان کی نسبت فرماتے تھے کہ اس سے بہت ہی نفع ہوا۔ چنانچہ مولوی اسمٰعیل صاحب کی حیات ہی میں دو ڈھائی لاکھ آدمی درست ہوگئے تھے اور ان کے بعد جو کچھ نفع ہوا اس کا تو اندازہ ہی نہیں ہو سکتا [42]

گنگوہی کے اس ارشاد پر حاشیہ لکھتے ہوئے مولوی اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں ——— اس پر مولانا رومی کا ارشاد یاد آگیا ؎

کعبہ را ہر دم تجلی می فزود
ایں از اخلاصات ابراہیم بود [43]

---

[39] یہ مولوی انور شاہ کشمیری محدث دارالعلوم دیوبند کی شرح صحیح البخاری ہے، جسے ان کے ایک فاضل شاگرد مولوی بدر عالم میرٹھی نے قلمبند کیا تھا۔ [40] فیض الباری جلد اول۔
[41] فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۵۰ تقویۃ الایمان ص۱۹۶۔ [42] جو مولوی قاسم نانوتوی کے خاص لوگوں میں سے تھے۔
[42] ارواح ثلاثہ ص۸۲۔ [43] ارواح ثلاثہ ص۸۲۔

یہی وجہ ہے کہ اسمٰعیل دہلوی کی اس کفر کی میگزین (تقویۃ الایمان) کی پیروی میں اشرف علی تھانوی نے بھی اپنی کفر و شرک کی میگزین (بہشتی زیور) تیار کرلی ——— چنانچہ ملاحظہ فرمائیں ——— کفر اور شرک کی باتوں کا بیان ———

کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے۔ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی۔ کسی کو نفع و نقصان کا مختار سمجھنا۔ کسی سے مرادیں مانگنا۔ روزی یا اولاد مانگنا۔ کسی کے نام کا روزہ رکھنا کسی کے نام کا جانور چھوڑنا یا چڑھاوا چڑھانا۔ کسی کے نام کی منت ماننا۔ کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا۔ کسی کے سامنے جھکنا یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا۔ مزار پر بکرا چڑھانا۔ کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا یا گلے میں ناڑا ڈالنا۔ سہرا باندھنا۔ فقیر بنانا۔ علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا۔ کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگا کر اس کا ادب کرنا۔ یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے گا تو فلانا کام ہو جاویگا۔ کسی کے نام یا سر کی قسم کھانا۔ خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اسکی تعظیم کرنا وغیرہ وغیرہ۔ [44]

یہ ساری باتوں کو تھانوی صاحب نے کفر و شرک لکھا ہے ———

جہاں تک میرا خیال ہے، اگر تھانوی صاحب کے اس فتوے سے مسلمانوں کو جانچا جائے تو مشکل سے پانچ دس فیصد مسلمان نکلیں گے اور بقیہ سب مسلمان دائرۂ اسلام سے خارج ہوکر کافر و مشرک بن جائیں گے ——— گویا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی طرح اشرف علی تھانوی نے بھی اپنی کفر و شرک کی مشین یا میگزین تیار کرلی ہے۔

اسمٰعیل دہلوی صاحب و تھانوی صاحب! ——— ان مسلمانوں کو چھوڑو! ——— پہلے ذرا اپنے گھر کی تو خبر لو! ——— اور اپنے بڑے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب[45] کا ذرا نسب نامہ تو اٹھا کر دیکھو! ———

---

[44] بہشتی زیور پہلا حصہ ص۳۷۔ مطبوعہ کتبخانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند۔
[45] جنہوں نے اس تقویۃ الایمان کی خوب تعریف کی ہے۔
[46] بہشتی زیور پہلا حصہ ص۴۰-۴۱ مطبوعہ مکتبہ تھانوی دیوبند

کہ تذکرۃ الرشید کے جلد اول ص۱۳ پر کیا لکھا ہے ؟ ——— ملاحظہ ہو ———
گنگوہی صاحب کا پدری نسب نامہ یہ ہے ———

مولانا رشید احمد بن مولانا ہدایت احمد صاحب بن قاضی پیر بخش بن قاضی
غلام حسن بن قاضی غلام علی۔ الخ[۴۵]

اور مادری سلسلۂ نسب یہ ہے ———

رشید احمد صاحب بن سماۃ کریم النساء بنت فرید بخش بن غلام قادر
بن محمد صالح بن غلام محمد الخ[۴۶]

اب بتائیں! ——— کہ خود اپنے پیشوا، رشید احمد گنگوہی کے دادا
پردادا۔ نانا۔ پرنانا و دیگر آباء و اجداد میں کتنے کافر و مشرک بھرے پڑے ہیں ؎
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

صرف دیوبندی جماعت کے علماء ہی کا یہ عقیدہ نہیں کہ وہ اپنے علاوہ
ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں بلکہ تبلیغی جماعت کے علماء کا بھی یہی
عقیدہ ہے۔ چنانچہ مولوی عبدالرحیم شاہ دیوبندی جو کافی عرصہ سے تبلیغی جماعت کا کام
کرتے رہے وہ اپنی کتاب "اصول دعوت و تبلیغ" میں فرماتے ہیں ———
میں حیران ہوں کیا کہوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا پتہ نہیں کب سے تبلیغی جماعت کا
مرکز بھی ایمانیات میں داخل ہو گیا اور اس کا مخالف کافر قرار پاتا ہے[۴۷]

اسی کتاب کے حاشیہ پر ایک دوسرے تبلیغی کارکن مولوی نور محمد جنیدی لکھتے
ہیں ——— اگر ذرا بھی طاقت حاصل ہو جائے اور جو مرکز نہ آئے تو اسے
بالکل مرتد کے درجہ میں سمجھتے ہیں[۴۸]

اس بات سے ہمیں تعجب تو ضرور ہوتا ہے کہ آخر انہوں نے ایسا کیوں کہا
؟ ——— لیکن جب ان کے عقیدے کی طرف نظر جاتی ہے تو کوئی تعجب کی بات
نہیں لگتی کیونکہ ان وہابیوں کا عقیدہ ہی یہ ہے کہ سوائے ان کی ایک مختصر سی جماعت کے

۴۵، ۴۶ تذکرۃ الرشید جلد اول ص۱۳
۴۷ اصول دعوت و تبلیغ ص۱۶۱ ۔ ۴۸ اصول دعوت و تبلیغ ص۶۰
بحوالہ تبلیغی جماعت کا فریب۔

ساری دنیا کے مسلمانوں کو وہ کافر و مشرک جانتے ہیں ———

قارئین عظام! ——— یہاں تک تو آپ ان دیوبندیوں و تبلیغیوں
کی وہابیت کا ثبوت خود انہی کے زبان و قلم سے ملاحظہ فرماتے رہے ———
آیئے ذرا اب ان کا کفر بھی انہی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں ——— چنانچہ بانیٔ
مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں ———

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی
خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا[۴۹]

اِدھر دروازہ ان وہابیوں نے کھولا، اُدھر مرزا غلام احمد قادیانی نے
نبوت کا دعویٰ کیا ——— قادیانیوں کو دعوائے نبوت کی شہ اگر
ملی ہے تو ان وہابیوں سے! ———

نیز تحذیر الناس کی اس عبارت میں یہ بات صاف ظاہر ہے کہ
بانیٔ مدرسہ دیوبند قاسم نانوتوی نے اپنی اس تحریر میں کھلے عام ختم نبوت کا انکار
کیا ہے ———

آیئے! ——— اب ذرا دیکھیں کہ دیوبندیوں کے فخر المحدثین مولوی
خلیل احمد سہارنپوری ختم نبوت کے منکر کو کیا کہتے ہیں؟ ———

کتاب المہند علی المفند دیوبندی جماعت کی متصدقہ کتاب ہے جس پر
۲۴ سے زائد اکابر علمائے دیوبند[۱] کی تصدیقات ہیں اس کتاب کے صفحہ ۴۶
پر مولوی خلیل احمد سہارنپوری یوں رقمطراز ہیں ———

ولیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت
حدیثوں سے جو معنًا حد تواتر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ ہم میں
سے کوئی اس کے خلاف کہے کیونکہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے[۵۰]

۴۹ تحذیر الناس ص۲۵
۵۰ المہند علی المفند ص۴۶

۱ جیسے مولوی محمود حسن اشرف علی تھانوی۔ کفایت اللہ اور قاسم نانوتوی وغیرہ۔

مسلمانو! ——— اب آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ کیا المہند علی المفند کی اس عبارت سے دیوبندی جماعت کے پیشوا، وبانی مدرسہ دارالعلوم دیوبند مولوی قاسم نانوتوی پر کفر کا فتویٰ صادر نہیں ہوتا؟ ———

اخلاق وکردار کے آئینے میں

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان بزرگان وہابیہ کا اخلاق وکردار پیش کرنے سے قبل ان کا تعارف آپ سے کرادوں کہ دنیائے وہابیت ودیوبندیت اور تبلیغیت میں ان لوگوں کو کن کن القاب سے یاد کیا جاتا ہے ——— چنانچہ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی[1] اپنے دادا پیر مولوی رشید احمد گنگوہی کے القاب وآداب میں یوں رقمطراز ہیں ———

قطب العالم قدوۃ العلماء غوث الاعظم اسوۃ الفقہاء جامع الفضائل والفواضل العلیہ مستجمع الصفات والخصائل البہیۃ السنیہ حامی دین مبین مجدد زمان وسیلتنا الی اللہ الصمد الذی لم یلد ولم یولد شیخ المشائخ مولانا الحافظ الحاج المولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی قدس سرہ العزیز[51]

یہ ہے دنیائے وہابیت میں مولوی رشید احمد گنگوہی کا مقام! ———

ہم اگر اپنے پیران پیر دستگیر حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث اعظم کہیں تو یہی لوگ ہم پر کفر وشرک کے گولے برسانے لگیں اور اپنے بزرگوں کو غوث اعظم کہیں تو کفر وشرک کی تو بات ہی کیا، فسق کی گولی بھی حرکت میں نہیں آتی ———

یہ تو تھے گنگوہی کا ایک ہاتھ لمبا نام! ——— اب ذرا انکے دوسرے بزرگ، مولوی قاسم نانوتوی کا بھی دوسرا ہاتھ لمبا نام ملاحظہ فرمائیں ——— چنانچہ مولوی حسین

۱؎ خلیفۂ اشرف علی تھانوی۔ ۵۱؎ تذکرۃ الرشید جلد ۱، ص ۲

احمد ٹانڈوی[1] اپنی کتاب الشہاب الثاقب میں لکھتے ہیں ———

حضرت مولانا شمس الاسلام والمسلمین، حجۃ اللہ علی العالمین، مرکز دائرۃ التحقیق والتدقیق قطب افلاک الحکم واسرار التشریع والتخلیق مولانا محمد قاسم النانوتوی الحنفی الصدیقی الچشتی الصابری النقشبندی القادری السہروردی قدس اللہ سرہ العزیز[52]

یہ تو تھی ان کے عقیدتمندوں کی عقیدتمندی ——— اور اب ملاحظہ فرمائیے انکے تیسرے ایک اور بزرگ اشرف علی تھانوی کا تیسرا دو ہاتھ لمبا نام! ———

حضرت شمس العلماء العالمین و بدر الفضلاء الکاملین محی السنت الغراء قامع البدعۃ الظلماء امام اہلسنت والجماعت لبیہ اہل الکفرۃ والضلالۃ مولانا الحافظ الحاج المولوی اشرف علی صاحب الحنفی الفاروقی التھانوی الچشتی الصابری النقشبندی القادری السہروردی رحمۃ اللہ علیہ[53]

یہاں تک تو آپ ان علماء دیوبند کی زبانی ان بزرگان وہابیہ کے القابات ملاحظہ فرماتے رہے اب ذرا تبلیغی جماعت کے علماء کی زبانی بھی ان کے القابات ملاحظہ فرمائیں ——— چنانچہ امیر تبلیغی جماعت مولوی یوسف، اس دیوبندی گروپ کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد ٹانڈوی کے نام کے آگے لکھتے ہیں ———

حضرت شیخ العرب والعجم المجاہد الاعظم محب الہجرہ والجہاد متبع السنہ حامل لواء العلم امام العلماء محدث زمانہ فقیہ اہل عصرہ الزاہد فی الدنیا الراغب فی الآخرہ کثیر الاجتہاد کثیر السخا قلیل التکلف مولانا السید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ واعطاہ من اعلیٰ درجات الجنۃ ویلقاہ ویضحک الیہ وہو یضحک الیہ اللہم آمین[54]

ایک اور جگہ مصنف تبلیغی نصاب مولوی زکریا اس دیوبندی جماعت کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد ٹانڈوی کی شان میں لکھتے ہیں ——— اگر حضرت رح کے فضائل لکھے جائیں تو "مادح خورشید مداح خود است" کے سوا کیا ہے[55]

اب تک تو آپ ان بزرگان وہابیہ کے یہ لمبے لمبے القاب وآداب

۱؎ صدر مدرسہ دیوبند۔ ۵۲؎ الشہاب الثاقب ص ۲
۵۳؎ الشہاب الثاقب ص ۹۷ ۵۴؎ شیخ الاسلام نمبر ص ۶۔ ۵۵؎ شیخ الاسلام نمبر ص ۳

ملاحظہ فرماتے رہے کہ انہیں ان کے چاہنے والوں نے کتنے حسین ٹائٹلس کے ساتھ مسلمانوں کے حضور پیش کیا ہے۔ تاکہ ان کے یہ لمبے لمبے القاب و آداب کو دیکھ کر مسلمان دھوکے میں آجائیں ______ حالانکہ اگر پوری دنیائے وہابیت، دیوبندیت و تبلیغیت سے یہ سوال کیا جائے کہ کیا آج تلک کسی بھی وہابی، دیوبندی و تبلیغی مربّیٔ خلائق یا ثانیٔ بانیٔ اسلام یا انسانیت سے بالاتر یا غوث اعظم و قطب عالم نے اللہ کے پیارے رسول حبیب خدا و رسول خدا حضور احمد مجتبیٰ سیّدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ و بارک وسلم کا اسم مبارک اتنا بڑا لمبا چوڑا لکھا ہے؟ ______ تو ساری دنیائے وہابیت بغلیں جھانکتی نظر آئے گی ______ کیا حضور فخر دو عالم، فخر کائنات، فخر موجودات ہادیٔ برحق رحمۃ اللعالمین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ و بارک وسلم اتنے لمبے القاب و آداب کے لائق و مستحق نہیں جتنے القاب و آداب کے مستحق گنگوہی، نانوتوی و تھانوی اور ٹانڈوی ہیں؟ ______ باوجود اس کے کہ سرکار کا اسم مبارک بے شمار معانی و معارف، خصائص و فضائل اور برکات و حسنات کا حامل ہے[1]!

خیر، یہاں تک تو آپ نے ان وہابیوں کے لمبے لمبے نام و القاب ملاحظہ فرمائے۔ آیئے اب ذرا ان کے اخلاق و کردار پر بھی نظر دوڑائیں اور یہ جانچ کر دیکھیں کہ کیا اس قسم کے کردار رکھنے والے یہ حضرات ان ہاتھوں لمبے نام و القاب کے صحیح حقدار ہیں؟ ______ پہلے ملاحظہ فرمایئے وہابیوں کے مربّیٔ خلائق، ثانیٔ بانیٔ اسلام، قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی[57]، غوث اعظم و قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی اور ان کے ہمراہ انسانیت سے بالا مرتبہ رکھنے والے اور اِنّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی[58] کا دعویٰ کرنے والے بانیٔ مدرسہ دیوبند

[1] جس کی تفصیل اگر ملاحظہ فرمانا ہو تو ہماری کتاب "معارف اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کا مطالعہ کریں۔

[57] اس قسم کے القابات مولوی محمود حسن دیوبندی نے اپنی کتاب "مرثیہ گنگوہی" میں رشید احمد گنگوہی کے لئے استعمال کئے ہیں۔ [58] ارواح ثلاثہ ص ۲۹۷۔

مولوی قاسم نانوتوی کی پاکیزہ زندگی و حرکات طیبات اور عمدہ خیالات کی ایک جھلک ______ کہ ان لوگوں نے اپنی زندگی میں کیسی کیسی خبیث و نازیبا حرکات اور باطل خیالات کا مظاہرہ کیا ہے اور اس وقت ان کا تقویٰ و تقدس کتنے عروج و کمال پر تھا ______!

پہلا واقعہ

خلیفۂ تھانوی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نے مولوی رشید احمد گنگوہی کی سوانح حیات پر ایک کتاب لکھی ہے "تذکرۃ الرشید" ______ اسی کتاب کی جلد اول کے ص ۲۴۵ پر لکھتے ہیں ______

آپ ایک مرتبہ خواب بیان فرمانے لگے کہ مولوی محمد قاسم کو میں نے دیکھا کہ دولہن بنے ہوئے ہیں اور میرا نکاح ان کے ساتھ ہوا پھر خود ہی تعبیر فرمائی کہ آخر ان کے بچوں کی کفالت[1] کرتا ہی ہوں [59]

قارئین محترم! ______ یہاں اس موقعہ پر یہ کہاوت نقل کر دی جائے تو بے محل نہ ہوگی کہ "بلی کے خواب میں چھیچھڑے" ابھی تو آپ خواب میں گنگوہی اور نانوتوی صاحب کا نکاح ملاحظہ فرما رہے تھے ______ جی چاہتا ہے کہ اسی کتاب سے ایک اور اقتباس نقل کر دوں تاکہ حقیقت واضح ہو جائے کہ یہ صرف نکاح ہی نہیں ہوا بلکہ گنگوہی صاحب نانوتوی صاحب سے چپک بھی گئے تھے اور جس طرح بیوی و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح انہیں بھی فائدہ پہنچا ______ چنانچہ خلیفۂ تھانوی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی اپنے دادا مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں ______

ایک بار ارشاد فرمایا: میں نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم

[1] دیکھ بھال۔

[59] تذکرۃ الرشید جلد ۱ ص ۲۴۵۔

صاحب عروس[1] کی صورت میں ہیں اور میران سے نکاح ہوا ہے۔ سو جس طرح زن[2] و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے[60]

قارئین کرام! ــــــ اب آپ خود سمجھ لیں اور فیصلہ فرمائیں کہ یہ خیال حیوانیت نہیں تو اور کیا ہے؟ ــــــ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ دن میں جس بات کا خیال زیادہ تر بسا رہتا ہے وہی رات میں خواب کی شکل میں نظر آتا ہے ــــــ خیال ہی تو تھا جو بندھ گیا ہوگا ــــــ

چنانچہ خواب کے متعلق مولوی اشرفعلی تھانوی فرماتے ہیں ــــــ

ہمارے خواب کی حقیقت تو اکثر یہ ہوتی ہے کہ دن بھر جو خیالات ہمارے دماغ میں بسے ہوئے رہتے ہیں وہ ہی رات کو سوتے میں اسی صورت میں یا کسی دوسری صورت میں نظر آجاتے ہیں [61]

نیز ایک اور جگہ مولوی اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں ــــــ

خواب اگر وہم بھی ہو، تاہم علامت محبت ہے کبھی رائی کی طرف سے کبھی مرئی کی طرف سے کبھی دونوں کی طرف سے [62]

دوسرا واقعہ

بس یہیں پر اکتفا نہیں بلکہ اور آگے ملاحظہ فرماتے چلیں ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

مسلمانو! ــــــ اسلامی بھائیو! ــــــ اگر یہ حالات و واقعات اور دیوبندی، وہابی و تبلیغی بزرگوں کی کرامات صرف خواب ہی کی حد تک ہوتیں تو ہم کفِ لسان کر لیتے ــــــ سکوت اختیار کر لیتے ــــــ

[1] دولہن۔ [2] عورت۔ [60] تذکرۃ الرشید جلد ۲ ص ۲۸۹۔
[61] الافاضات الیومیہ جلد ۵ ص ۵۵۔ [62] ارواح ثلاثہ ص ۳۶۱۔

ــــــ خاموش ہو جاتے ــــــ اپنی زبان پر تالا بھی لگا لیتے ــــــ اور اپنے قلم کو روک بھی لیتے ــــــ مگر اس قسم کے بلکہ اس سے بھی بھیانک، گندے اور گھناؤنے حرکات، رات کی تاریکی میں نہیں بلکہ دن کے اجالے میں ــــــ گوشۂ تنہائی میں نہیں بلکہ مریدوں و شاگردوں کے بھرے مجمع میں ــــــ سوتے میں نہیں بلکہ جاگتے میں ــــــ میکدے یا صنم خانے میں نہیں بلکہ خانقاہِ معلّٰی کی مقدس سرزمین پر رونما ہوئے ــــــ جن کو لکھتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے ــــــ غیرت سے قلم کی روشنائی سوکھ سوکھ جاتی ہے ــــــ مگر افسوس صد افسوس، ان بزرگانِ وہابیہ کو نہ تو شرم آئی اور نہ حیا دامن گیر ہوئی اور نا ہی کسی طرح کی غیرت نے انہیں ان حرکات سے باز رکھا ــــــ چنانچہ کتاب ارواحِ ثلاثہ کے مصنف لکھتے ہیں ــــــ

حضرت والد ماجد مولانا حافظ محمد احمد صاحب و عم محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید و شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لیکر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا۔ جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو [63]

ــــــ یہ لواطت نہیں تو اور کیا ہے؟ ــــــ اور یہ اتنا خطرناک فعلِ بد ہے، جس سے انسان تو انسان شیطان بھی خوف کھاتا ہے ــــــ

چنانچہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مرد، مرد پر سوار ہوتا

[63] ارواح ثلاثہ ص ۲۸۹۔

ہے تو شیطان اس خوف سے بھاگ جاتا ہے کہ کہیں یہ لعنت اس پر نہ آپڑے [۶۴]
____ اور یہ سب کس جگہ ہو رہا ہے ؟ ____ گنگوہ کی مقدس خانقاہ میں ____ وہ خانقاہ جس کے متعلق خود گنگوہی جی فرماتے ہیں

____ جب میں ابتداءً گنگوہ کی خانقاہ میں آکر مقیم ہوا ہوں تو خانقاہ میں بول و براز نہ کرتا تھا بلکہ باہر جنگل جاتا تھا کہ شیخ کی جگہ ہے حتیٰ کہ لیٹنے اور جوتے پہن کر چلنے پھرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی [۶۵]

ایسی مقدس خانقاہ معلّٰی میں گنگوہی جی اور نانوتوی کے بیچ یہ بدترین ناشائستہ و سنجیدہ واقعہ دن کے اُجالے میں مریدوں و شاگردوں کے بھرے مجمع میں اور جاگتے میں پیش آیا ____

مسلمانو ! ____ ہوش میں آو !! ____ اور انصاف کرو !!! ____ کہ اس سے زیادہ بے شرمی و بے حیائی اور کیا ہو سکتی ہے کہ خانقاہ شریف کی مقدس جگہ، مریدوں اور شاگردوں کا اجتماع گنگوہی جی کو ذرا بھی غیرت اور حیاء نہ آئی اور نہ خوفِ خدا یاد آیا ؎

پردہ نہیں جب کوئی خدا سے بندوں سے پردہ کرنا کیا
جب پیار کیا تو ڈرنا کیا

یاد رہے کہ علمائے تبلیغی جماعت اس سے علیحدہ نہیں بلکہ بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس بھی اسی رشید احمد گنگوہی ہی کے تعلیم یافتہ متعلم ہیں ____

چنانچہ مصنف تبلیغی نصاب مولوی زکریا فرماتے ہیں ____

انسان کی زندگی میں مقام و ماحول کا اثر قبول کرنے کا جو بہترین زمانہ ہو سکتا ہے مولانا محمد الیاس صاحب کا وہ زمانہ گنگوہ میں گزرا۔ جب گنگوہ آئے تو دس گیارہ سال کے بچے تھے۔ جب ۱۳۲۳ھ میں مولانا گنگوہی نے وفات پائی تو بیس سال کے جوان تھے گویا دس برس کا عرصہ مولانا کی صحبت میں گزارا [۶۶]

---

[۶۴] خیر المجالس اُردو ترجمہ نزہتہ المجالس ص ۱۸ مطبوعہ دیوبند۔
[۶۵] ارواح ثلاثہ ص ۲۸۸۔ [۶۶] مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص ۵۳۔

اب آپ خود اندازہ کریں کہ مسلسل دس سال تک جس نے ایسے بے حیاء و بے غیرت مولوی کی صحبت میں اپنی زندگی گذاری ہو کیا وہ بھی اپنے اس استاد و مرشد کی بے حیائی و بے غیرتی کے اثر سے محروم رہ سکتا ہے ؟ ____

تیسرا واقعہ

یہیں پر ختم نہیں۔ آئیے ! ____ گنگوہی جی کی اس بے حیائی کی ایک اور جھلک ملاحظہ فرمائیں ____ چنانچہ خلیفہ تھانوی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نقل فرماتے ہیں ____

ایک بار بھرے مجمع میں حضرت کی کسی تقریر پر ایک نو عمر دیہاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے ؟ ____ اللہ رے تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکا لیں مگر آپ مطلق چیں بہ جبیں نہ ہوئے بلکہ بے ساختہ فرمایا : جیسے گیہوں کا دانہ [۶۷]

گویا گنگوہی صاحب تو ایسی سب بے حیائی کی باتوں میں کافی ایکسپرٹ تو تھے ہی اور اس کا انہیں اچھا تجربہ بھی تھا کیونکہ جب وہ مردسے بھی صحبت کرنے سے نہیں شرماتے تھے تو عورتیں انکے لئے کونسی بڑی بات ہیں ؟ ____ اور عورتوں کا کونسا جسمانی عضو ان سے پوشیدہ رہ سکتا ہے ؟ ____ اسی لئے بے ساختہ فرمایا : جیسے گیہوں کا دانہ ____ !

قارئینِ عظام ! ____ کیا دیوبندی وہابی و تبلیغی جماعت کے علماء اور بزرگوں میں لاج، شرم، حیاء اور غیرت نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے ؟ ____ سچ فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ____

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ ____ یعنی حیاء ایمان کا جزء ہے [۶۸]

---

[۶۷] تذکرۃ الرشید جلد ۲ ص ۱۰۰
[۶۸] تفہیم البخاری جلد اول کتاب الایمان ص ۳۲

اوراس حدیث پر حاشیہ لکھتے ہوئے مترجم بخاری مولوی عبدالرؤف صاحب ابن مولوی عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور فرماتے ہیں

________ شرم کا مادہ دراصل ایمان ہی سے پیدا ہوتا ہے ۶۹؎

جب ایمان ہی نہیں تو شرم وحیاء کا کیا سوال ؟

معلوم ہوئے کہ بانیٔ تبلیغی جماعت مولوی الیاس بھی انہی کے گھر کے غلام ہیں اور دین کی نعمت گنگوہی جی ہی کے گھرانے سے انہیں ملی ہے اور وراثت بھی اسی گھرانے سے انہوں نے پائی ہے ________ چنانچہ ایک مرتبہ رشید احمد گنگوہی کے نواسے یعقوب صاحب گنگوہی اوران کی صاجزادی مولوی الیاس کی زیارت وعیادت کے لئے تشریف لائے تو مولوی الیاس نے ان سے فرمایا ________

مجھے دین کی نعمت آپکے گھرانے سے ملی ہے میں آپ کے گھر کا غلام ہوں غلام کے پاس اگر کوئی اچھی چیز آجائے تو اسے چاہیئے کہ تحفہ میں اپنے آقا کے سامنے پیش کردے مجھ غلام کے پاس آپ ہی کے گھر سے حاصل کیا ہوا " وراثت نبوت " کا تحفہ ہے اس کے سوا اوراس سے بہتر میرے پاس کوئی سوغات نہیں ہے جسے میں پیش کرسکوں ۷۰؎

چوتھا واقعہ

آئیے ذرا اب ان وہابیوں کے حکیم الامت تھانوی جی کیطرف چلیں۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے اخلاق وکردار بیان کرنے سے پہلے ضروری سمجھتا ہوں کہ تھانوی صاحب کے ماموں کا ایک واقعہ سناؤں جنکے متعلق تھانوی صاحب فرماتے تھے کہ میرے حیدرآبادی ماموں صاحب گو ایک آزاد درویش تھے لیکن انکی باتیں بڑی حکیمانہ ہوتی تھیں ۷۱؎

۶۹؎ تفہیم البخاری جلد اول کتاب الایمان صـ ۳۳

۷۰؎ ملفوظات مولانا الیاس صـ ۱۲۴ ملفوظ نمبر ۱۵۰ ۔ ۷۱؎ الافاضات الیومیہ جلد ۵ صـ ۱۲۷

چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں ________

اس حفاظتِ شریعت کا ایک واقعہ ان ہی ماموں صاحب کا اوریاد آیا حیدرآباد سے اول بار کانپور میں تشریف لائے تو چونکہ جلے بھنے بہت تھے۔ ان کی باتوں سے لوگ بہت متأثر ہوئے۔ عبدالرحمٰن خانصاحب مالک مطبع نظامی بھی ان سے ملنے آئے اوران کے حقائق ومعارف سنکر بہت معتقد ہوئے عرض کیا کہ حضرت وعظ فرمائیے تاکہ سب مسلمان منتفع ہوں۔ ماموں صاحب نے اس کا جواب عجیب آزادانہ رندانہ دیا۔ کہاکہ خانصاحب میں اور وعظ ــــہ صلاح کار کجا و من خراب کجا۔ پھر جب زیادہ اصرار کیا تو کہاکہ ہاں ایک طرح سے کہہ سکتا ہوں اس کا انتظام کردیجئے۔ عبدالرحمٰن خانصاحب بیچارے متین بزرگ تھے سمجھے کہ ایسا طریقہ کیا ہوگا کہ جس کا انتظام نہ ہوسکے یہ سنکر بہت اشتیاق کے ساتھ پوچھا کہ حضرت وہ طریقہ خاص کیا ہے۔ ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہوکر بازار میں ہوکر نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچاتے جائیں بھڑوا ہے رے بھڑوا ، بھڑوا ہے رے بھڑوا۔ اوراس وقت میں حقائق ومعارف بیان کروں ۷۲؎

مسلمانو! ________ ہوش میں آؤ ________ دھوکے میں مت جاؤ ________ اور سوچکر بتاؤ ________ کہ حقائق ومعارف تو دین اور دینِ الٰہی ہی کی باتیں ہیں ________ کیا اس واقعہ میں تھانوی جی کے ماموں نے اسلام اور اسلامی تعلیمات کا مذاق نہیں اُڑایا ؟ ________ اوراس واقعہ کو بیان کرکے تھانوی صاحب بھی اس مذاق اور دین کے تمسخر میں برابر کے شریک نہ ٹھہرے ؟ ________ اور کیا اس طرح دین واسلام کا مذاق اڑانے والا مسلمان ہے ؟ ________ سچ ہے ــــہ

۷۲؎ الافاضات الیومیہ جلد ۵ صـ ۱۲۷ ملفوظ ۱۱۲ مطبوعہ ادارہ فکر اسلامی دیوبند۔

الافاضات الیومیہ حصہ ہفتم صـ ۸۲ مطبوعہ اشرف المطابع ، تھانہ بھون۔

خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے
گویا یہ دین سے بھی خارج ہیں اور ایمان سے بھی خارج! ________

پانچواں واقعہ

ایک اور جگہ مولوی اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں ________
ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذکر میں مزا نہیں آتا۔ میں نے کہا مزا ذکر میں کہاں، مزا تو مذی میں ہوتا ہے جو بیوی سے ملاعبت کے وقت خارج ہوتی ہے یہاں کہاں مزا ڈھونڈھتے پھرتے ہو [۷۳]

بے شرمی و بے حیائی کی حد ہوگئی ________ سچ فرمایا ہے ہمارے آقا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ________ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ [۷۴] حیاء ایمان کا جز ہے [۷۵] ________ لیکن جب ایمان ہی نہیں تو شرم و حیاء کس معنی میں؟ ________

چھٹا واقعہ

آیئے! وہابیوں کی اس بے حیائی و بے غیرتی کی ایک اور جھلک ملاحظہ فرمائیں ________

خواجہ عزیز الحسن صاحب تھانوی جی کے چہیتے مرید اور اکابر خلفاء میں سے تھے۔ انہوں نے ایک کتاب "اشرف السوانح"[۱] ، تھانوی جی کی سوانح حیات پر لکھی اور تھانوی جی کی عقیدت و محبت میں سرشار ہوکر تھانوی صاحب کی بارگاہ میں پیش کردہ ایک تمنا اور آرزو کا انکشاف کیا ________ اور وہ تمنا و آرزو بھی بڑی ہی عجیب ہے۔ جس سے آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ تھانوی جی کے اپنے

[۷۳] الافاضات الیومیہ جلد ۳ ص ۳۱۷ ملفوظ ۴۵۸۔
[۷۴] صحیح بخاری جلد اول کتاب الایمان۔ باب ۱۶ حدیث ۲۳۔
[۷۵] تفہیم البخاری جلد اول کتاب الایمان ص ۳۲۔
[۱] یہ کتاب تھانوی جی کی حیات ہی میں لکھی گئی تھی۔

مریدین و خلفاء سے کس قسم کے تعلقات تھے ________ چنانچہ خواجہ عزیز الحسن لکھتے ہیں ________

میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ "کاش میں عورت ہوتا حضور کے نکاح میں" ________ اس اظہار محبت پر حضرت والا غایت درجے مسرور ہوکر بے اختیار ہنسنے لگے اور یہ فرماتے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لے گئے: آپ کی محبت ہے ثواب ملے گا ثواب ملے گا [۷۶]

کیا اس طرح کی بے غیرتی آپ نے کہیں اور ملاحظہ کی؟ ________
ہاں ہم تو بتانا بھول ہی گئے ________ جب ایمان ہو تو شرم و حیاء بھی ہوگی لیکن جب ایمان ہی نہیں تو شرم و حیاء کہاں؟ ________

ساتواں واقعہ

آئیے اب میں آپکو تھانوی صاحب کا ایک پسندیدہ واقعہ سناؤں ________
مولوی اشرف علی تھانوی مورخہ ۲۱ رجادی الاول ۱۳۵۱ھ بعد نماز جمعہ اپنی ایک مجلس معرفت میں بے حیاء عورت کی حیاء کی مثال دیتے ہوئے یوں ارشاد فرماتے ہیں ________
ایک شخص کسی کے مکان پر اسکو دریافت کرنے آیا تو اسکی بیوی نئی بیاہی ہوئی تھی۔ زبان سے کیسے بولے اور بتلانا ضرور تھا۔ اس لئے کہا تو نہیں لہنگا اٹھا کر اور موت کر اور اس پر کو پھاند کر گئی جس سے بتلا دیا کہ دریا پار گیا ہے بس یہ شرم کی کہ منہ سے تو نہیں بولی اور شرم گاہ دکھا دی [۷۷]
____
معلوم ہوئے کہ یہ واقعہ کتاب تھانوی کے پسندیدہ واقعات میں بھی درج ہے ________ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ واقعہ انہیں بہت پسند تھا ________

[۷۶] اشرف السوانح جلد ۲ ص ۲۸۔
[۷۷] الافاضات الیومیہ جلد ۳ ص ۵۱۱ ملفوظ ۸۴۱۔

آٹھواں واقعہ

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنے وطن تھانہ بھون، یوپی سے ایک ماہنامہ رسالہ الامداد نکالتے تھے۔ اسی رسالے کا ایک شمارہ بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ کے صفحہ ۳۵-۳۴ پر ان کے ایک مرید کا خواب بیان کیا گیا ہے ——— چنانچہ مرید کہتا ہے ———

رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف "لا الٰہ الا اللہ محمد[1] رسول اللہ" پڑھتا ہوں لیکن محمد[2] رسول اللہ کی جگہ حضور[3] کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہیئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور[4] کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے۔ لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر

[1]، [2] صلی اللہ علیہ وسلم۔
[3]، [4] اشرف علی تھانوی۔

کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی"، حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور[1] کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب: اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ ۲۴؍ شوال ۱۳۳۵ھ۔[78]

اسلامی بھائیو! ——— مرید صادق نے جب اپنی یہ کیفیت و حالت مرشد کی خدمت میں لکھی تو صاف اور سیدھی بات تھی کہ اسے ان کفریہ کلمات سے توبہ کی تلقین کیجاتی، مگر اس ظلم کی فریاد کسے سنائی جائے کہ تھانوی صاحب اپنے مسند افتاء اور سجادۂ طریقت سے اسے جواب لکھ رہے ہیں کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے ——— اگر اسے بچانا ہی مقصود تھا تو اسے بے خود مغلوب الحال قرار دیا جاتا ——— مگر یہ تو عجیب بزرگ ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی جیسے صریح کفریہ کلمات کو پسندیدہ قرار دے رہے ہیں ؎

الٹی سمجھ ایسی کسی کو خدا نہ دے
دے آدمی کو موت مگر یہ ادا نہ دے

نواں واقعہ

آئیے اب میں تمہیں حضرت تھانوی کی مجلس معرفت میں بیان کئے گئے ان کے بچپن کے چند واقعات سناؤں ———

[1] اشرف علی تھانوی۔

[78] الامداد شمارہ عدد ۸، جلد ۳، بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵-۳۴ / ۷۳-۷۲

چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی ۷ ارشوال المکرم ۱۳۵۰ھ بروز جمعرات بعد نماز ظہر اپنی ایک مجلس معرفت میں اپنے بچپن کے واقعات کا تذکرہ فرماتے ہوئے یوں بیان کرتے ہیں ______

ایک روز سب لڑکوں اور لڑکیوں کے جوتے جمع کر کے ان کو برابر رکھا اور ایک جوتے کو سب سے آگے رکھا وہ گویا کہ امام تھا اور رنگ کھڑے کر کے اس پر کپڑے کی چھت بنائی وہ مسجد قرار دی ۷۹ھ

دسواں واقعہ

حضرت تھانوی نے فرمایا ______

ایک مرتبہ میرٹھ میں میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم کی کوٹھی میں جو مسجد ہے سب نمازیوں کے جوتے جمع کر کے اس کے شامیانہ پر پھینک دیئے۔ نمازیوں میں غل مچا کہ جوتے کیا ہوئے ایک شخص نے کہا کہ یہ لٹک رہے ہیں مگر کسی نے کچھ نہ کہا یہ خدا کا فضل تھا ۸۰ھ

گیارھواں واقعہ

تھانوی جی نے فرمایا ______

ایک صاحب تھے سیکری کے ہماری سوتیلی والدہ کے بھائی بہت ہی نیک اور سادہ آدمی تھے۔ والد صاحب نے ان کو ٹھیکہ کے کام پر رکھ چھوڑا تھا ایک مرتبہ کمسریٹ سے گرمی میں بھوکے پیاسے پریشان گھر آئے اور کھانا نکال کر کھانے میں مشغول ہوئے گھر کے سامنے بازار ہے میں نے سڑک پر سے ایک کتے کا پلہ چھوٹا سا پکڑ کر گھر لا کر ان کی دال کی رکابی میں رکھ دیا۔ بیچارے روٹی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور کچھ نہیں کہا ۸۱ھ

۷۹ھ الافاضات الیومیہ جلد ۲ ص ۴۴۷ ملفوظ ۸۳۷
۸۰ھ الافاضات الیومیہ جلد ۲ ص ۴۷۵۔ ۸۱ھ الافاضات الیومیہ جلد ۲ ص ۴۷۵۔

بارھواں واقعہ

اشرف علی تھانوی نے فرمایا ______

میں ایک روز پیشاب کر رہا تھا بھائی صاحب نے آکر میرے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ ایک روز ایسا ہوا کہ بھائی پیشاب کر رہے تھے میں نے ان کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا اتفاق سے اس وقت والد صاحب تشریف لائے فرمایا یہ کیا حرکت ہے میں نے عرض کیا ایک روز انہوں نے میرے سر پر پیشاب کیا تھا۔ بھائی نے اس کا بالکل انکار کر دیا ______ پھر آگے فرماتے ہیں ______

غرض جو کسی کو نہ سوجھتی تھی وہ ہم دونوں بھائیوں کو سوجھتی تھی ؎

بڑی دور کی سوجھی! ______ گویا کہ تھانوی صاحب نے اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی بجائے اینٹ کا جواب اینٹ ہی سے دیا ______

تیرھواں واقعہ

چلتے چلتے بانیٔ تبلیغی جماعت مولوی الیاس کی نانی کے انتقال کے وقت کا بھی ایک واقعہ ملاحظہ فرماتے چلیں ______ چنانچہ مفتی عزیز الرحمٰن فاضل دیوبند لکھتے ہیں ______

امی جی حضرت مولانا محمد یحیٰ صاحب و حضرت مولانا الیاس صاحب کی نانی ہوتی ہیں نہایت عابدہ زاہدہ خاتون تھیں جس وقت انتقال ہوا تو اُن کپڑوں میں کہ جن میں آپ کا پاخانہ لگ گیا تھا، عجیب و غریب مہک تھی کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونگھی ۸۲ھ

مسلمانو! ______ غور فرمائیے! ______ یہ عقل کا دیوالیہ نہیں تو اور کیا ہے؟ ______ یہ نانی کا جسم تھا یا عطر تیار کرنے والی فیکٹری؟ ______

۸۲ھ تذکرۂ مشائخ دیوبند حاشیہ ص ۱۴۲۔

سچ فرمایا ہے شاعرِ شہیر رضوی نے ؎

آنکھوں کے نہیں عقل کے اندھے ہیں وہابی
سچ پوچھئے تو کفر کے پھندے ہیں وہابی

اور لکھا ہے کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونگھی ـــــــ جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آج بھی وہ پاخانہ انکے پاس محفوظ ہے اور ہر خوشبو کے ساتھ اس کا موازنہ جاری ہے ـــــــ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک پسینہ کی خوشبو (جس سے مدینہ منورہ کی گلیاں مہک اٹھیں اور نسلیں مہک گئیں) کا انکار کرنے والے وہابی مذہب پہ اللہ کی لعنت ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینۂ مبارکہ کی خوشبو کا انکار اور نانی کے پاخانہ میں خوشبو کا اقرار!!! ـــــــ

چودھواں واقعہ

ابھی ابھی تو آپ نانی کے پاخانہ کی خوشبو ملاحظہ فرما رہے تھے۔ اب اسی پاخانہ کو بطور تبرک محفوظ رکھ لینے کی بدبودار داستان بھی ملاحظہ فرمائیں ـــــــ چنانچہ اسی نانی کا ذکر کرتے ہوئے خلیفۂ تھانوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں ـــــــ

بی امی کی عمر طویل ہوئی اور انہوں نے نواسوں کی اولاد کو بھی دیکھا۔ اخیر عمر میں بصارت اور چلنے پھرنے سے معذور ہو گئی تھیں اور مرض الموت میں تین سال کامل صاحب فراش رہیں مگر نہ قلبی ولسانی ذکر اللہ میں فرق آیا اور نہ صبر و رضا بر قضا میں کمی لاحق ہوئی۔ جس مریض کو تین سال مرض اسہال میں اس طرح گذریں کہ کروٹ بدلنا بھی دشوار ہو اس کے متعلق یہ خیال بے موقع نہ تھا کہ بستر کی بدبو دھوبی کے یہاں بھی نہ جائے گی۔ مگر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ غسل کے لئے چارپائی سے اتارنے پر پوتڑے نکالے گئے جو نیچے رکھ دیئے جاتے تھے تو ان میں بدبو کی جگہ خوشبو ایسی نرالی مہک پھوٹتی تھی کہ ایک دوسرے کو سنگھاتا اور ہر مرد و عورت تعجب کرتا تھا چنانچہ بغیر دھلوائے ان کو تبرک بنا کر رکھ لیا گیا [۸۳]

[۸۳] تذکرۃ الخلیل ص ۹۷-۹۶۔

سچ فرمایا اللہ جل شانہٗ نے ـــــــ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ [۸۴] ـــــــ خبیث لوگ خبیث چیزوں کے لئے اور خبیث چیزیں خبیث لوگوں کیلئے ـــــــ یہی وجہ ہے کہ ان وہابیوں نے اپنی اس خباثت کا خود اقرار بھی کیا ہے ـــــــ چنانچہ ملاحظہ ہو ـــــــ

ایک بار حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے بسبیل گفتگو فرمایا کہ یہ شیخ زادہ کی قوم بڑی خبیث ہے ایک شخص نے اسی مجلس میں کہا کہ حضرت آپ بھی تو شیخ زادہ ہیں بے ساختہ فرمایا کہ میں بھی خبیث ہوں [۸۵] ـــــــ

اور خبیث چیزیں خبیث لوگوں کیلئے کی مثال مولوی رشید احمد گنگوہی کے اس فتوے سے ملاحظہ فرمائیے جسمیں انہوں نے لکھا ہے کہ زاغ معروفہ (یعنی کالا کوا) کھانا ثواب ہے ـــــــ چنانچہ فتویٰ ملاحظہ ہو ـــــــ

سوال :۔ جس جگہ زاغ معروفہ [۱] کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب ؟ ـــــــ

جواب :۔ ثواب ہوگا [۸۶]

تبرکات میں شیرینی عطر و صندل و پھول
اہلِ سنت کے حق میں ہیں گویا عطائے شاہانہ

غضب خدا کا کہ تبلیغیوں کی قسمت میں
تبرکاً جو ملا "نانی بی" کا پاخانہ

آئیے اب چلیں کتاب تقویۃ الایمان کے مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی کی طرف! ـــــــ جنہیں دنیائے وہابیت ذبیح و شہید کے نام سے یاد کرتی ہے، جبکہ وہ دشمنان اسلام کی حمایت کرتے ہوئے مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے، جس کا ذکر آگے آئے گا ـــــــ

[۸۴] پ ۱۸ سورۂ نور آیت ۲۶۔
[۸۵] الافاضات الیومیہ جلد ۳ ص ۴۷۰ ملفوظ ۷۶۴۔
[۸۶] فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۹۷۔

[۱] کالا کوا

مولوی عبدالقیوم فرماتے تھے کہ مولانا شہید ابتداء میں نہایت آزاد تھے کوئی میلہ خواہ ہندؤں کا ہو یا مسلمانوں کا ایسا نہ ہوتا تھا جسمیں وہ شریک نہ ہوتے ہوں اور کھیل بھی ہر قسم کا کھیلتے تھے۔ کنکوا بھی اڑاتے تھے شطرنج بھی کھیلتے تھے [۸۷]

چاول ہوں گیارہویں کے تو بدعت بتایئے
ہولی کی پوریاں ہوں تو چسکے سے کھایئے

نیز اسمٰعیل دہلوی اپنی ایک اور کتاب صراط مستقیم میں لکھتے ہیں ــــــ

نماز میں زنا کے وسوسے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے [۸۸]۔

دیکھا آپنے! ــــــ کہ گستاخ اسمٰعیل دہلوی وہابی نے نماز میں جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وبارک وسلم کے خیال کو بیل اور گدھے کے خیال سے برا بتایا اور اسے شرک قرار دیا۔ نیز نماز میں زنا کے وسوسے اور اپنی بیوی کی مجامعت (جماع کرنے) کے خیال کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کے خیال سے بہتر بتایا (معاذاللہ) ــــــ!

اسی لئے تو اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے فرمایا ؎

وہ وہابیہ نے جسے دیا لقب ذبیح و شہید کا
وہ شہید لیلیٰ نجد تھا وہ ذبیح تیغ خیار ہے

یہ شعر اعلیٰحضرت نے صرف یونہی نہیں فرمایا بلکہ یہ ایک سچی حقیقت ہے ــــ

[۸۷] ارواح ثلاثہ ص۹۰-۸۹ حکایت ۶۹۔

[۸۸] صراط مستقیم اردو ص۱۱۸ مطبوعہ:۔ دیوبند۔

کیونکہ مولوی اسمٰعیل دہلوی تو شہید نہیں۔ اس لئے کہ وہ تو یار محمد خان حاکم یاغستان سے لڑنے گئے تھے جنہیں افغانی پٹھانوں نے موت کے گھاٹ اتارا تھا، چونکہ وہ انگریزوں کے ایجنٹ تھے ــــــ چنانچہ تذکرۃ الرشید میں ہے ــــــ

سید صاحب پہلا جہاد مسمی یار محمد خان حاکم یاغستان سے کیا تھا سید صاحبؒ نے پہلے اپنا قاصد یار محمد خان کے پاس بھیجا وہ تن تنہا یار محمد خان کے پاس پہنچا اور پیغام سنایا۔ اس نے جواب دیا سید سے کہدے: وہ کیوں عبث جنگ پر آمادہ ہے اس کے لئے بہتر نہ ہوگا اس کے ہمراہی ایک ایک کر کے مارے جاویں گے [۸۹]

خود مولوی اسمٰعیل دہلوی کا فتویٰ بھی یہی تھا کہ انگریزوں سے جہاد کرنا درست نہیں ــــــ چنانچہ مولوی جعفر تھانیسری لکھتے ہیں ــــــ

یہ بھی صحیح روایت ہے کہ اثنائے قیام کلکتہ میں جب ایک روز مولٰینا محمد اسمٰعیل شہید وعظ فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے مولانا سے یہ فتویٰ پوچھا کہ سرکار انگریزی سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ ــــــ اس کے جواب میں مولانا نے فرمایا کہ ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں [۹۰]

اسی طرح مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں ــــــ

کلکتہ میں جب مولانا اسمٰعیل صاحبؒ نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا ہے اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی ہے تو ایک شخص نے دریافت کیا: آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے؟ آپ نے جواب دیا: ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں ایک تو ان کی رعیت ہیں دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے۔ ہمیں انکی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں [۹۱]

[۸۹] تذکرۃ الرشید جلد ۲ ص۲۷۰۔

[۹۰] سوانح احمدی ص۱۷۱ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۶۸ء بحوالہ حقائق تحریک بالاکوٹ ص۶ مطبوعہ بزم عاشقان مصطفیٰ لاہور ۱۴۱۲ھ۔

[۹۱] حیات طیبہ از۔ مرزا حیرت دہلوی ص۴۲۳ مطبوعہ اسلامی اکیڈمی لاہور ۱۹۷۶ء بحوالہ ایضاً۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی انگریزوں کے خیر خواہ تھے اور جو خود انگریز کا خیر خواہ ہو اور جس کا اس کے حق میں جہاد نہ کرنے کا فتویٰ ہو، بھلا وہ کیا خاک ان سے جہاد کر کے شہید ہوگا ______ ؟

مولوی اسمٰعیل دہلوی کی طرح مولوی رشید احمد گنگوہی کا نظریہ بھی یہی تھا کہ وہ خود بھی انگریز کے خیر خواہ اور فرمانبردار تھے ______ چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں ______

میں جب حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار رہا ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے ۹۲

جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا ۹۳

دیکھیئے انگریز کو اس انگریزی ایجنٹ گنگوہی جی نے رحمدل قرار دیا ______ اور اسے رحمدل وہی شخص قرار دیگا جس پر رحم کیا گیا ہو یا جس کے ساتھ انگریز حکومت نے رحمدلی کا اظہار فرمایا ہو ______ اور ان کی یہ رحمدلی اسی وقت ہوگی جب کہ یہ ان کا دوست یا ایجنٹ ہو ______ ورنہ مفت میں رحمدلی برتنے والا انگریز اتنا بیوقوف یا پاگل نہیں تھا ______

ایک اور جگہ خلیفۂ تھانوی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں ______

ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی[1] اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم اور طبیب روحانی اعلیٰحضرت حاجی صاحب و نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں[2] سے مقابلہ ہوگیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جان نثاری کے لئے طیار ہوگیا ۹۴

اسلامی بھائیو! ______ دیکھا آپ نے! ______ کہ یہ نبرد آزما

۱؎ رشید احمد گنگوہی۔ ۲؎ مجاہدین آزادی۔
۹۲؎ تذکرۃ الرشید جلد اول ص ۸۰۔ ۹۳؎ تذکرۃ الرشید جلد اول ص ۷۲۔ ۹۴؎ تذکرۃ الرشید جلد اول ص ۷۴-۷۵۔

دلیر جتھا یعنی گنگوہی نانوتوی حافظ ضامن اور حاجی صاحب اپنی رحمدل گورنمنٹ کے مخالف باغیوں یعنی مجاہدین آزادی کے سامنے پہاڑ کی طرح ڈٹ کر جمے رہے اور مقابلے کے لئے کھڑے ہوگئے اور اپنی رحم دل گورنمنٹ پر جان نثاری کے لئے یعنی اپنی جان تک قربان کر دینے کے لئے تیار ہوگئے ______ اسی سے آپ علماء دیوبند کی انگریز دوستی کا اندازہ کر سکتے ہیں ______

لیکن اس کے برخلاف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی انگریز سے دوستی کی بات تو درکنار، صرف انگریزی لباس سے بھی آپ کو اس حد تک دشمنی تھی کہ فتاویٰ رضویہ کی جلد سوم میں یوں ارشاد فرمادیا ______

انگریزی وضع کے کپڑے پہننا حرام، سخت حرام، اشد حرام اور انہیں پہنکر نماز مکروہ تحریمی قریب بحرام، واجب الاعادہ کہ جائز کپڑے پہنکر نہ پھیرے تو گنہگار، مستحق عذاب۔ والعیاذ باللہ العزیز الغفار ۹۵

تبھی تو سید الطاف علی بریلوی، سیکریٹری جنرل آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی "معاصر امام احمد رضا"، کے تحت ایک جگہ یوں لکھتے ہیں ______

سیاسی نظریہ کے اعتبار سے حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بلاشبہ حریت پسند تھے انگریزی حکومت سے دلی نفرت تھی۔ "شمس العلماء" قسم کے کسی خطاب و غیرہ کو حاصل کرنے کا ان کو یا ان کے صاحبزادگان مولانا حامد رضا خان مصطفےٰ رضا خان صاحب کو کبھی تصور بھی نہ ہوا۔ والیان ریاست اور حکام وقت سے بھی قطعًا راہ و رسم نہ تھی ۹۶

اسکی مزید تفصیل اگر جاننا ہو تو کتاب گناہِ بے گناہی۔ حقائق تحریک بالاکوٹ۔ غیر مقلدین کی انگریز نوازی۔ فاضل بریلوی اور ترک موالات۔ وغیرہ کتب کا مطالعہ کریں ______

۹۵؎ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد سوم ص ۴۲۲ مطبوعہ سنبھل مراد آباد۔
۹۶؎ اخبار جنگ کراچی شمارہ - ۲۵ جنوری ۱۹۷۹ء ص ۶، ک، ۴، ۵۔ بحوالہ گناہِ بے گناہی ص ۲ مطبوعہ رضا انٹرنیشنل اکیڈمی صادق آباد پاکستان۔

اعلیحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی شخصیت تو وہ مایۂ ناز شخصیت ہے جس کا اعتراف اپنے تو اپنے، غیروں نے بھی کیا ہے ——— چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں ———

میرے دل میں احمد رضا کے لئے بے حد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشق رسول کی بناء پر کہتا ہے کسی اور غرض سے تو نہیں کہتا ۹۷ھ

○ مولانا غلام یزدانی صاحب (فاضل مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور) فرماتے ہیں ———

حضرت[1] کی محفل میں کسی آدمی نے برسبیل تذکرہ مولانا امام احمد رضا خان صاحب بریلوی کا نام بغیر مولانا، صرف احمد رضا خان کہا تو حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے اسے خوب ڈانٹا اور خفا ہو کر فرمایا کہ وہ عالم ہیں اگرچہ اختلاف رائے ہے تم منصب کی بے احترامی کرتے ہو یہ کس طرح جائز ہے انکی توہین اور بے ادبی کیونکر جائز ہے[2] ۹۸ھ

○ مولوی مفتی محمد حسن خلیفۂ اعظم مولوی اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں ———

محمد بہاء الحق قاسمی عرض کرتا ہے کہ میرے شفیق استاد مولانا مفتی محمد حسن صاحب خلیفۂ اعظم حضرت تھانوی نے بار بار مجھ سے فرمایا کہ حضرت تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں پڑھ لیتا ۹۹ھ

○ مولوی انور شاہ کشمیری کا بیان ہے ———

جب بندہ ترمذی[3] شریف اور دیگر کتب احادیث کی شروح لکھ رہا تھا تو حسب ضرورت احادیث کی جزئیات دیکھنے کی ضرورت درپیش آئی تو میں نے شیعہ حضرات و اہل حدیث و دیوبندی حضرات کی کتابیں دیکھیں مگر ذہن مطمئن نہ ہوا بالآخر ایک دوست کے مشورے سے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کی کتابیں دیکھیں تو میرا دل مطمئن ہو گیا کہ میں اب

۹۷ھ ہفت روزہ چٹان، لاہور شمارہ ۲۳ اپریل ۱۹۶۲ء بحوالہ اعلیحضرت کا فقہی مقام ص ۱۶۶ مطبوعہ لاہور۔ آئینۂ رضویات حصہ دوم ص ۳۶۵ مطبوعہ کراچی۔

۹۸ھ معارف رضا کراچی شمارہ ۱۱ انٹرنیشنل ایڈیشن ۱۹۹۱ء ص ۲۵۰ مکتوب سید مہر حسین شاہ بخاری بنام سید صابر حسین شاہ بخاری محررہ ۱۳ جنوری ۱۹۹۱ء۔

۹۹ھ اسوۂ اکابر۔ از۔ مولوی بہاء الحق قاسمی مطبوعہ لاہور ص ۱۴ بحوالہ معارف رضا کراچی شمارہ ۱۱ انٹرنیشنل ایڈیشن ۱۹۹۱ء ص ۲۵۰

[1] مولوی اشرف علی تھانوی۔

[2] بالکل اسی سے ملتا جلتا بیان مولوی قاری طیب نے اپنے ایک مقالے علماء کی تذلیل کسی صورت میں جائز نہیں ص ۵ پر لکھا ہے (معارف رضا کراچی شمارہ ۱۱ انٹرنیشنل ایڈیشن ۱۹۹۱ء ص ۲۶۴)۔

[3] مولوی انور شاہ کشمیری نے معارف السنن کے نام سے سنن ترمذی کی ایک عربی شرح لکھی ہے جو مکتبہ اشرفیہ دیوبند سے شائع ہو چکی ہے یہاں اسی شرح کا ذکر کیا گیا ہے۔

بخوبی احادیث کی شروح بلا جھجک لکھ سکتا ہوں تو واقعی بریلوی حضرات کے سرکردہ عالم مولانا احمد رضا خان صاحب کی تحریریں شستہ اور مضبوط ہیں جسے دیکھکر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مولوی احمد رضا خان صاحب ایک زبردست عالم دین اور فقیہ ہیں ۱۰۰ھ

○ مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی فرماتے ہیں ———

مولانا احمد رضا خان کو تکفیر کے جرم میں برا کہنا بہت ہی برا ہے کیونکہ وہ بہت بڑے عالم دین اور بلند پایہ محقق تھے مولانا احمد رضا خان کی رحلت عالم اسلام کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۱۰۱ھ

○ مفتی کفایت اللہ دہلوی شان اعلیحضرت ایک جگہ یوں بیان فرماتے ہیں ———

اسمیں کلام نہیں کہ مولانا احمد رضا خان کا علم بہت وسیع تھا ۱۰۲ھ

○ تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس کا بیان محمد عارف رضوی مینائی انکشاف فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ———

کراچی میں ایک عالم دین جن کا تعلق مسلک دیوبند سے تھا فرمایا تھا کہ تبلیغی جماعت کے بانی مولانا محمد الیاس صاحب فرماتے تھے کہ اگر کسی کو محبت رسول (علیہ التحیۃ والثناء) سیکھنی ہو تو مولانا بریلوی سے سیکھے ۱۰۳ھ

○ تبلیغی جماعت کے سربراہ مولوی ابوالحسن علی ندوی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ اپنی کتاب نزہۃ الخواطر میں اعلیحضرت کی شان ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں ———

وہ[1] نہایت کثیر المطالعہ، وسیع المعلومات اور متبحر عالم تھے رواں دواں قلم کے مالک اور تصنیف و تالیف میں جامع فکر کے حامل تھے۔ ان کی تالیفات و رسائل کی تعداد بعض سوانح نگاروں

۱۰۰ھ رسالہ دیوبند شمارہ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ بحوالہ معارف رضا کراچی شمارہ ۱۱ ۱۹۹۱ء ص ۲۵۲۔

۱۰۱ھ ہفت روزہ ہجوم نئی دہلی امام احمد رضا نمبر شمارہ ۳ دسمبر ۱۹۸۸ء ص ۶ کالم ۴ بحوالہ معارف رضا کراچی شمارہ ۱۱ انٹرنیشنل ایڈیشن ۱۹۹۱ء ص ۲۵۱۔

۱۰۲ھ ہفت روزہ ہجوم، نئی دہلی امام احمد رضا نمبر شمارہ ۳ دسمبر ۱۹۸۸ء ص ۶ کالم ۴ بحوالہ معارف رضا کراچی شمارہ ۱۱ انٹرنیشنل ایڈیشن ۱۹۹۱ء ص ۱۵۱۔

۱۰۳ھ فاضل بریلوی اور ترک موالات۔ از۔ پروفیسر مسعود احمد (پاکستان) ص ۱۰۰۔ بحوالہ معارف رضا کراچی ایضاً ص ۲۵۹۔

[1] اعلیحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

کی روایت کے مطابق پانچ سو ہے جن میں سب سے بڑی کتاب فتاوٰی رضویہ کئی جلدوں میں ہے فقہ حنفی اور اسکی جزئیات پر معلومات کی حیثیت سے اس زمانہ میں ان کی نظیر نہیں ملتی ان کے فتاوی اور کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ) اس پر شاہد عادل ہیں علوم ریاضی، ہیئت نجوم، توقیت، رمل، جفر میں انہیں مہارت تامہ حاصل تھی وہ اکثر علوم کے حامل تھے ۱۰۴

○ مولوی سلیمان ندوی اعلیحضرت کی علمی بصیرت کو سراہتے ہوئے ایک جگہ یوں ارشاد فرماتے ہیں ـــــــ اس احقر نے جناب مولانا احمد رضا صاحب بریلوی کی چند کتابیں دیکھیں تو میری آنکھیں خیرہ کی خیرہ ہوکر رہ گئیں حیران تھا کہ واقعی مولانا بریلوی صاحب مرحوم کی ہیں جن کے متعلق کل تک یہ سنا تھا کہ وہ صرف اہل بدعت کے ترجمان ہیں اور صرف چند فروعی مسائل تک محدود ہیں مگر آج پتہ چلا کہ نہیں ہرگز نہیں یہ اہل بدعت کے نقیب نہیں ہیں بلکہ یہ تو عالم اسلام کے اسکالر اور شاہکار نظر آتے ہیں جس قدر مولانا مرحوم کی تحریروں میں گہرائی پائی جاتی ہے اس قدر گہرائی تو میرے استاد مکرم جناب مولانا شبلی صاحب اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی علیہ الرحمہ اور حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی اور مولانا شیخ التفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی کی کتابوں کے اندر بھی نہیں جس قدر مولانا بریلوی کی تحریروں کے اندر ہے ۱۰۵

○ فاضل اہل حدیث ڈاکٹر پروفیسر محی الدین الوائی جامعہ ازہر قاہرہ مصر اپنے ایک عربی مقالہ میں یوں اظہار خیال فرماتے ہیں ـــــــ جن علماء ہند نے مروجہ علوم عربیہ و دینیہ کی خدمات میں اعلیٰ قسم کا حصہ لیا ہے انمیں مولانا احمد رضا خاں صاحب کا نام سر فہرست نظر آتا ہے علوم عربیہ اسلامیہ کو آراستہ کرنے میں آپ کا بہترین ریکارڈ ہے الخ ۱۰۶

○ بانی اسلامی جماعت مولوی ابوالاعلیٰ مودودی اپنے ایک مکتوب میں یوں رقمطراز

ـــــــ

۱۰۴ نزہتہ الخواطر جلد ثامن ص۴۱ مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد ۱۹۷۰ء۔ بحوالہ معارف رضا، کراچی شمارہ ۱۱ انٹرنیشنل ایڈیشن ۱۹۹۱ء ص۲۵۸۔

۱۰۵ ماہنامہ ندوہ شمارہ اگست ۱۹۱۳ء ص۱۷۔ بحوالہ معارف رضا، کراچی ایضاً ص۲۵۳۔

۱۰۶ صوت الشرق، قاہرہ شمارہ فروری ۱۹۷۰ء ص۱۶-۱۷۔ بحوالہ ماہنامہ قاری دہلی امام احمد رضا نمبر شمارہ اپریل ۱۹۸۹ء ص۷۲۳۔

ہیں ـــــــ

میری نگاہ میں مولانا احمد رضا خان مرحوم و مغفور دینی علم وبصیرت کے حامل اور مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ کے قابل احترام مقتداء تھے اگرچہ ان کے بعض فتاوٰی و آراء سے مجھے اختلاف ہے لیکن میں انکی دینی خدمات کا معترف بھی ہوں ۱۰۷

ہے کوئی دیوبندی اور تبلیغی جماعت والا! ـــــــ اور ہے کوئی اہلحدیث یا اسلامی جماعت والا!! ـــــــ جو یہ ثابت کردکھائے کہ جس طرح اشرف علی تھانوی مولوی الیاس، پروفیسر الوائی اور ابوالاعلیٰ مودودی نے اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی شان و عظمت بیان کی ہے اور ان کی تعریف کے گن گائے ہیں اسی طرح کیا اعلیحضرت نے بھی کسی جگہ ان غیر مقلدین و وہابیوں کی تعریف و ثناء کی ہے؟ ـــــــ تعریف کہاں کی! ـــــــ اعلیحضرت نے تو الٹا ان وہابیوں کی تکفیر فرمائی ہے، ان کی گستاخیٔ رسول کی بنا پر[۱۰۸] ـــــــ تبھی تو مولوی مرتضیٰ احسن دربھنگی سابق ناظم تعلیمات مدرسۂ دیوبند نے یوں ارشاد فرمایا ـــــــ

اگر خانصاحب[۱] کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خانصاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ انکو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب[۲] کے عقائد کفریہ معلوم کرلیئے اور وہ قطعاً ثابت ہوگئے تو اب علماء اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں خواہ وہ لاہوری ہوں یا قادنی[۳] وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے ۱۰۹

○ اسی طرح پاکستان کے مشہور دانشور و قلمکار مولانا کوثر نیازی[۴] صاحب سابق مرکزی

ـــــــ

۱۰۷ ماہنامہ المیزان بمبئی "امام احمد رضا نمبر" شمارہ ۱۹۷۶ء مکتوب بنام ایڈیٹر ص۱۱۶ بحوالہ ماہنامہ حجاز جدید دہلی امام اہلسنت نمبر ص۱۱۸

۱۰۸ جیسا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب "صراط مستقیم" میں یہاں تک لکھا ہے کہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال سے زنا کے وسوسے اور اپنی بیوی سے مجامعت کا خیال بہتر ہے نیز نماز میں حضور کے خیال کو بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر قرار دیا جس کا ذکر مع حوالہ اسی کتاب کے ص۴۸ پر گزر چکا ہے۔

۱۰۹ اشد العذاب ص۱۳ بحوالہ اعلیحضرت کا فقہی مقام ص۱۶۵ مطبوعہ لاہور۔

ـــــــ

[۱] اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ [۲] مرزا غلام احمد قادیانی [۳] قادیانی

[۴] مولانا کوثر نیازی صاحب بلند پایہ سیاست دان اور وسیع النظر ادیب و شاعر ہیں بہت سوچ سمجھ کر بات کرنے کے عادی ہیں پیش نظر مضمون انہوں نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (کراچی) کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں کیا تھا جسے روزنامہ جنگ لاہور نے مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو طبع کیا ـــــــ ظاہر ہے کہ مولانا کوثر نیازی صاحب اہلسنت (بریلوی) مکتب فکر سے متعلق نہیں ہیں لہٰذا انکی تحریر کا انداز اپنا ہے۔ ہم نے اسکی افادیت کے پیش نظر من وعن چھاپ دیا ہے امید ہے کہ ہر طبقہ و مکتب فکر کے لوگ اسے پڑھکر اپنی سوچ و عقیدے کو ضرور درست کرلیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

وزیر حکومت پاکستان ایک جگہ یوں ارشاد فرماتے ہیں ————

میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم و مغفور سے لیا ہے کبھی کبھی اعلیٰحضرت کا ذکر آجاتا تو مولانا کاندھلوی فرمایا کرتے ، مولوی صاحب! (اور یہ مولوی صاحب ان کا تکیہ کلام تھا) مولانا احمد رضا خان کی بخشش تو انہی فتووُں کے سبب ہو جائیگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: احمد رضا خان! تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا تم نے سمجھا کہ انہوں نے توہین رسول کی ہے تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کردی۔ کم و بیش اسی انداز کا ایک اور واقعہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی سے میں نے سنا فرمایا ————

جب حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب کی وفات ہوئی تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو کسی نے آکر اطلاع کی، مولانا تھانوی نے بے اختیار دعاء کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے جب وہ دعاء کر چکے تو حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا وہ تو عمر بھر آپ کو کافر کہتے رہے اور آپ ان کے لئے دعاء مغفرت کر رہے ہیں؟ فرمایا (اور یہی بات سمجھنے کی ہے) کہ مولانا احمد رضا خان نے ہم پر کفر کے فتوے اس لئے لگائے کہ انہیں یقین تھا کہ ہم نے توہین رسول کی ہے اگر وہ یہ یقین رکھتے ہوئے بھی ہم پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے تو خود کافر ہو جاتے [۱۱۰]

○ اسی طرح ایک اور جگہ یوں تحریر ہے ————

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حکیم الامت تھانوی ایک بڑے جلسے سے خطاب کر رہے تھے ، ابھی آپ نے تقریر شروع کی تھی کہ خبر ملی کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی انتقال کر گئے ہیں تو آپ نے اسی وقت تقریر کو ختم کر دیا اور غمزدہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ مولوی احمد رضا خان صاحب سے ہمارا زندگی میں اختلاف رہا لیکن ہم ان کے لئے مغفرت کی دعاء کرتے ہیں اسی وقت حکیم الامت تھانوی صاحب نے خود اور اہل جلسہ نے آپ کے ساتھ مولوی احمد رضا کے لئے دعاء مغفرت فرمائی [۱۱۱]

---

[۱۱۰] امام احمد رضا خان بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت از۔ مولانا کوثر نیازی ص۷-۸ مطبوعہ لاہور۔
[۱۱۱] ہفت روزہ چٹان لاہور۔ شمارہ ۵۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۶۲ء بحوالہ اعلیٰحضرت کا فقہی مقام ص۱۶۵ مطبوعہ لاہور۔

یہی وجہ ہے کہ بانئ جماعت اسلامی ابوالاعلیٰ مودودی نے اس بات کی وضاحت فرمادی کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی فضیلت کا اعتراف اُن لوگوں کو بھی ہے جو ان سے اختلاف رکھتے ہیں [۱۱۲]

اعلیٰحضرت کے علم ریاضی MATHEMATICS کو سراہتے ہوئے امریکہ کے پروفیسر ڈاکٹر باربرا مٹکاف برکلے یونیورسٹی ، برکلے امریکہ یوں ارشاد فرماتے ہیں ————

وہ[۱] ابتدا ہی سے اپنی غیر معمولی ذہانت کی وجہ سے ممتاز تھے ان کو علم ریاضی میں علم لدنی حاصل تھا۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر ضیاء الدین[۲] کے لئے ریاضی کا ایک ایک ایسا لاینحل مسئلہ حل کر کے رکھ دیا جس کے لئے ڈاکٹر موصوف جرمنی جانے والے تھے[۳] [۱۱۳]

جس کے ثبوت میں خود ڈاکٹر سر ضیاء الدین مرحوم کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں ————

حضور[۴] نے یہ مسئلہ کتنی آسانی سے ۵ منٹ میں حل فرمادیا جسے میں ہفتوں غور کرنے کے بعد بھی حل نہ کر سکا اور اس کے حل کے لئے جرمنی یا انگلینڈ جانے والا تھا [۱۱۴]

شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال نے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کو تحسین و خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے یوں فرمایا ———— ہندوستان کے دور آخر میں ان جیسا طباع و ذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا [۱۱۵]

○

آیئے اب ذرا ان وہابیوں کے چند وہ عقائد ملاحظہ فرمائیں جنکی بنیاد پر اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے ان کی تکفیر فرمائی ————

○ وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے (معاذ اللہ!) ———— اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقلید میں علماء دیوبند اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور وہ فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام

---

[۱۱۲] مقالات یوم رضا حصہ دوم ص۶۰ مطبوعہ لاہور۔ بحوالہ آئینہ رضویات حصہ دوم ص۳۶۵ مطبوعہ کراچی۔
[۱۱۳] ہندوستان میں مسلم مذہبی قیادت اور مصلح علماء ۱۸۶۰ء تا ۱۹۰۰ء ص۳۶-۳۵ از- باربرا مٹکاف مطبوعہ برکلے امریکہ ۱۹۷۸ء بحوالہ گویا دبستان کھل گیا۔ از۔ پروفیسر مسعود احمد صاحب ص۲۵ مطبوعہ لاہور۔
[۱۱۴] امام احمد رضا اور ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد از- اقبال احمد اختر القادری ص۳۲ مطبوعہ حیدرآباد سندھ۔
[۱۱۵] ہفت روزہ افق کراچی شمارہ ۲۳ تا ۲۸ جنوری ۱۹۷۹ء بحوالہ آئینہ رضویات حصہ دوم ص۳۶۵ مطبوعہ کراچی۔

[۱] اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ۔ [۲] سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ جنہوں نے جرمنی سے P.H.D کیا تھا۔ [۳] ترجمہ انگریزی۔ [۴] اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ۔

پر جھوٹ کا القاء کر سکتا ہے ——————— اور یہ دلیل دیتے ہیں کہ جب بندہ جھوٹی[1] بات کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو اللہ کو بھی یہ قدرت حاصل ہونی چاہیئے ورنہ بندہ کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ جائے گی۔

چنانچہ مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں ———————

اقول اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست پس لا تسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ مقدمہ قضیہ غیر مطابقہ مواقع والقائے آں بر ملائکہ وانبیاء خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی از یداز قدرت ربانی باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر مخاطبین در قدرت اکثر افراد انسانی ست الخ۔ [۱۱۶]

مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں ———————

پس ثابت ہوا کہ کذب[1] داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے کیوں نہ ہو وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر [۱۱۷]

مسلمانو! ——————— ہوش میں آؤ ——————— اور غور فرماؤ کہ اشرفعلی تھانوی صاحب کے مرشد رشید احمد گنگوہی کیا کہہ رہے ہیں! قرآن کریم کی اس آیت وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر[2] کا سہارا لیکر اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن قرار دیا ——————— (معاذاللہ)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب براہین قاطعہ مصدقہ رشید احمد گنگوہی میں لکھتے ہیں ———————

امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے کہ نہیں ——————— ظاہر تو یہ ہے اشاعرہ اس کے قائل ہیں [۱۱۸]۔

صدر مدرسہ دیوبند مولوی محمود حسن دیوبندی لکھتے ہیں ———————

[۱۱۶] یکروزہ فارسی از تصنیف مولوی اسمٰعیل دہلوی ص۱۷ مطبوعہ ملتان۔ مزید تفصیل اگر جاننا ہو تو "یکروزہ فارسی"، میں ملاحظہ کریں۔
[۱۱۷] فتاویٰ رشیدیہ کامل ص۹۷۔ و براہین قاطعہ ص۲۷۹۔
[۱۱۸] براہین قاطعہ ص۶۔

[1] جھوٹ۔ [2] یعنی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سب جانتے ہیں کہ ذاتِ تعالیٰ شانہ، سے افعال قبیحہ کے صدور کی نوبت نہیں آسکتی لیکن افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق تسلیم فرماتے ہیں کیونکہ خرابی ہے تو اون کے صدور میں ہے نفس مقدوریت میں اصلاً کوئی خرابی لازم نہیں آتی [۱۱۹]۔

پھر آگے لکھتے ہیں ———————

کتب عقائد میں قدرتہ تعالیٰ یعم سایر الممکنات اور کل ممکن مقدور موجود ہے [۱۲۰]

اسلامی بھائیو! ——————— دیکھا آپنے! ——————— کہ صدر مدرسہ دیوبند مولوی محمود حسن دیوبندی کیا فرما رہے ہیں؟ ——————— فرماتے ہیں کہ صرف جھوٹ ہی نہیں بلکہ جملہ افعال قبیحہ یعنی ہر برے کام کا اللہ تعالیٰ سے صدور ہونا ممکن ہے (معاذاللہ)

اس مسئلہ امکان کذب کے علاوہ ان وہابیوں کے اور بھی بہت سے ابشع اقوال و عقائد ہیں، جن میں سے چند ایک آپ بھی ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ فرمائیں کہ کیا اس طرح کے عقائد رکھنے والا شخص مسلمان ہو سکتا ہے ———————؟

○ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور فخر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم شیطان اور ملک الموت کے علم سے کم ہے (معاذاللہ)

چنانچہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب براہین قاطعہ مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی، میں لکھتے ہیں ——————— الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم[1] کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم[2] کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے [۱۲۱]

یعنی شیطان اور ملک الموت کے علم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

[۱۱۹]، [۱۲۰] الجہد المقل ص۴۱ مصنفہ مولوی محمود حسن دیوبندی۔
[۱۲۱] براہین قاطعہ ص۵۵۔

[1]، [2] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم۔

علم ماننے والا مشرک ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ شیطان اور ملک الموت علم میں خدا تعالیٰ کے شریک ہیں، جبھی تو خلیل احمد انبیٹھی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے زیادہ علم ماننا شرک بتایا ـــــــــ (معاذ اللہ)

○ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں [۱۲۲]

○ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کئے ہیں کہ فرعون بھی اسی دنیا میں تھا اور ہامان بھی انہیں بلکہ شیطان بھی اسی میں ہے پھر یوں سمجھیئے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگاروں سے ہوئے ہیں سوا یک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کریگا [۱۲۳]

○ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ لفظ رحمۃ اللعٰلمین صفت خاصہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء وانبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔ اگرچہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے [۱۲۴]

چونکہ علماء دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی عالم ربانی ہیں اور ان کا حکم ہے کہ عالم ربانی کو رحمۃ اللعٰلمین کہنا درست ہے۔ لہٰذا علماء دیوبند کے نزدیک رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللعٰلمین ہوئے ـــــــــ تبھی تو گنگوہی صاحب نے اپنی رحمت کے بہت سے جلوے دکھائے جن میں سے ایک یہ کہ انہوں نے کوّا کھانے پر ثواب مقرر کر دیا۔

○ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ اگر ہاتھ میں نجاست لگی ہو تو اسے تین مرتبہ زبان سے چاٹ لینے سے وہ پاک ہو جائیگا ـــــــــ

چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں ـــــــــ

ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اور اس کو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا تو بھی پاک ہو جاوے گا مگر چاٹنا منع ہے [۱۲۵]

---

۱۲۲ تقویۃ الایمان ص۳۳ ۔ ۱۲۳ تقویۃ الایمان ص۲۱ ۔

۱۲۴ فتاوٰی رشیدیہ ص۱۰۴ ۔

۱۲۵ بہشتی زیور حصہ دوم ص۱۸ ۔

دیوبندی وہابی دھرم میں نجاست جب تھوک سے دور ہو سکتی ہے تو کوئی بات نہیں لیکن نجاست کو چاٹنا اور وہ بھی تین مرتبہ ذائقہ لے کر، یہ دیوبندی تبلیغی اور وہابی دھرم ہی کی شان ہے ـــــــــ لہٰذا اس مسئلے کی روشنی میں دیوبندی، تبلیغی وہابی لوگ تو پانی سے استنجاء نہیں کرتے ہوں گے بلکہ ایک دوسرے کو چٹا دیتے ہوں گے کر ہو گئی طہارت! ـــــــــ

مسلمانو! ـــــــــ ایسے گندے اور نجس مذہب سے توبہ کرو اور اس سے دور رہو اور پلٹ آؤ اسلام کے پاک وسُنّی مذہب کی طرف! ـــــــــ جسمیں تمہاری ہی بھلائی اور نجات ہے ـــــــــ

○ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ صحابۂ کرام کو کافر کہنے والا سنت جماعت سے خارج نہیں ہوگا ـــــــــ چنانچہ فتاوٰی رشیدیہ میں مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں ـــــــــ

جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا فقط [۱۲۶]

کتب معتبرہ میں ائمہ تو یہ تصریح فرمائیں کہ ایسا شخص اہلسنت سے خارج ہوگا بلکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی شان میں تبرّا کرنے والے کو فقہاء کرام نے کافر لکھا ہے مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک ایسا سخت تبرا کرنے کے بعد بھی وہ شخص سُنّی ہی رہتا ہے ـــــــــ اس کے علاوہ اسی فتاوٰی رشیدیہ میں ایک اور جگہ گنگوہی صاحب نے لکھا ہے کہ جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے فقط [۱۲۷]

اور ظاہر بات ہے کہ صرف فاسق ہونے سے سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ڈاڑھی منڈانے والا فاسق ہے لیکن وہ سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا ـــــــــ غرض کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک صحابۂ کرام کو کافر کہنے والا اور ان کی بے ادبی کرنے والا اہلسنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا ـــــــــ

مسلمانو! ـــــ اہل سنت وجماعت کی شان تو وہ ہے جس کے متعلق پیران پیر

---

۱۲۶ فتاوٰی رشیدیہ حصہ دوم ص۱۴۱ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ، جامع مسجد، دہلی ۱۳۶۳ھ ۔

۱۲۷ فتاوٰی رشیدیہ کامل مبوب بطرز جدید ص۱۰۹ مطبوعہ گلستان کتاب گھر دیوبند ۔

دستگیر امام الاولیاء حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف غنیۃ الطالبین میں ارشاد فرماتے ہیں کہ فرقۂ ناجیہ[۱] صرف اہل سنت کا ہے[۱۲۸] ــــــــ اور کتاب غنیۃ الطالبین کے متعلق خود وہابیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے بھی تصدیق فرمادی ہے کہ غنیۃ الطالبین حضرت غوث اعظم کی تالیف ہے[۱۲۹]

لیکن اس کے باوجود بھی گنگوہی صاحب نے صحابۂ کرام کو کافر کہنے اور انکی بے ادبی کرنے والے کو اس اہل سنت و جماعت سے خارج نہیں ہونے کا فتویٰ دیا ــــ یہ سب کس لئے؟ ــــ اپنی شان جتانے کے لئے ــــ اپنا رتبہ صحابۂ کرام سے بڑھانے کے لئے ــــ جس کی تصدیق گنگوہی صاحب کے دوسرے فتوے سے ہوتی ہے ــــ چنانچہ اسی فتاویٰ رشیدیہ میں گنگوہی صاحب لکھتے ہیں ــــ

علماء کی توہین و تحقیر کو چونکہ علماء نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم کے اور دین کے ہو[۱۳۰]

اسلامی بھائیو! ــــ غور فرمائیں! ــــ کہ گنگوہی صاحب صحابہ کی تکفیر کرنے والے کو کافر کہنا تو درکنار، اسے سنت جماعت سے خارج بھی نہیں کرتے اور علماء کرام کی جب بات آئی تو علماء کی توہین کرنے والے کو کافر قرار دیا ــــ آخر اس میں حکمت کیا ہے؟ ــــ سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ اسمیں اپنا بچاؤ مقصود ہے چونکہ خود عالم ہیں ــــ لہذا اپنی توہین کا دروازہ ہی بند کر دیا ــــ اور انہیں صحابہ سے کیا مطلب اور کیا غرض ــــ صحابہ کی چاہے کوئی کتنی ہی بے ادبی کرے اور کافر کہے تو ان کا اپنا کیا بگڑتا ہے ــــ لیکن اپنی توہین کبھی برداشت نہیں ــــ گویا کہ اپنا درجہ صحابہ سے بھی زیادہ بڑھا دیا ــــ

[۱۲۸] غنیۃ الطالبین ص۱۷۷

[۱۲۹] براہین قاطعہ ص۲۴۸

[۱۳۰] فتاویٰ رشیدیہ کامل ص۵۷

[۱] قیامت کے روز نجات پانے والا فرقہ۔ کہ قیامت کے قریب کل تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے جن میں سے بہتر (۷۲) جہنمی اور صرف ایک جنتی ہوگا۔ اور وہ جنتی فرقہ اہل سنت و جماعت ہی کا ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین)

○ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو کفر کہتا ہے وہ خود کافر ہے[۱۳۱] یہ فتویٰ رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے جس پر گنگوہی کے علاوہ کل سات علمائے وہابیہ کے دستخط بھی ہیں ــــ

اسلامی بھائیو! ــــ ذرا غور فرمائیں! ــــ کہ گنگوہی صاحب کیا کہہ رہے ہیں اور کیا فتویٰ دے رہے ہیں ــــ یہی نا! کہ جس نے تقویۃ الایمان نہ پڑھی اور اپنے پاس نہ رکھی وہ اسلام سے خارج ہے ــــ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ تقویۃ الایمان کے لکھنے اور چھپنے سے پہلے کوئی شخص بھی مسلمان نہ تھا اور اب چھپنے کے بعد بھی اس معیار سے مسلمانوں کو اگر جانچا جائے تو کم از کم ننانوے فیصد مسلمان یقیناً اسلام سے خارج ہو جائیں گے ــــ

مسلمانو! ــــ گنگوہی صاحب کی اس کفری مشین کو دیکھو! ــــ کہ وہ اہل سنت کو کافر و مشرک بناتے بناتے خود اپنے ہم عقیدہ لوگوں کو بھی جن کے پاس تقویۃ الایمان نہیں ہے یا جن وہابیوں یا تبلیغیوں نے اسے نہیں پڑھا، کافر کہنے لگے ؎

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

نیز معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح گنگوہی صاحب نے اپنا مرتبہ صحابہ سے بھی آگے بڑھا دیا اسی طرح اپنے پیشوا اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان کا رتبہ بھی قرآن مجید سے زیادہ بڑھا دیا ــــ کیونکہ قرآن مجید کا رکھنا یا پڑھنا عین اسلام نہیں، اس لئے کہ جس مسلمان کے گھر میں قرآن مجید نہیں ہے یا جس نے قرآن نہیں پڑھا وہ بھی مسلمان ہے ــــ مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک جو تقویۃ الایمان نہیں رکھتا اور نہیں پڑھتا وہ مسلمان نہیں (معاذ اللہ)!

[۱۳۱] تقویۃ الایمان ص۱۹۶ ـ فتاویٰ رشیدیہ کامل ص۸۷ ـ مطبوعہ گلستان کتاب گھر دیوبند۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۱۶ مطبوعہ کتبخانہ رحیمیہ، دہلی۔

وہابیوں کے عقائد اگر یونہی بیان کرتے جائیں تو ایسی کئی کتابیں بھی ناکافی ہوں گی[1] ــــــــ وہابیوں کے ان چند بد عقائد کے بعد اب ہم آپ کے سامنے اعلیحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ و مولوی اشرف علی تھانوی کے ترجمۂ قرآن سے قرآن حکیم کی چند آیات کا ترجمہ پیش کریں گے جس کا آپ تقابلی جائزہ لیکر خود صحیح فیصلہ فرمائیں کہ کس کا ترجمہ صحیح ہے اور کس کا غلط؟ ــــــــ کون حق پر ہے اور کون باطل پر؟ ــــــــ کس نے خدا و رسول کی شان میں گستاخی کی ہے اور کس نے نہیں کی؟ ــــــــ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں ــــــــ

○ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ [۱۳۲]

ترجمہ:۔ حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو (اشرف علی تھانوی) ــــــــ

اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔ (اعلیحضرت امام احمد رضا خان)

مسلمانو! اب آپ ہی بتائیں کہ کیا اللہ تعالیٰ علیم و خبیر نہیں؟ ــــــــ اگر ہے تو پھر انصاف کریں کہ اللہ تعالیٰ جو علیم و خبیر ہے اور عالم الغیب و الشہادہ ہے ایسے علیم بذات الصدور کو بے علم و بے خبر کہنے والے کو آپ کیا کہیں گے؟ ــــــــ اور علم الٰہی کے بارے میں اس طرح کا عقیدہ رکھنے والے کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ــ؟ ایک جانب تو اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ اور دوسری جانب اس قدر بے خبری کہ مؤمن مجاہدین میں سے کون لوگ جذبۂ جہاد سے سرشار ہیں؟ اللہ کو اس کا علم ہی نہیں۔ ابھی اس نے دیکھا ہی نہیں (معاذ اللہ) ــــــــ گویا شان رسالت سے فارغ ہوئے تو شان الوہیت پر حرف گیری شروع کردی ــــــــ

○ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ [۱۳۳]

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپکو (شریعت سے) بے خبر پایا سو آپکو (شریعت کا) راستہ

[۱۳۲] پ۴ سورۂ آل عمران آیت ۱۴۲۔
[۱۳۳] پ۳۰ سورۂ والضحیٰ آیت ۷۔

[1] جسکی تفصیل اگر جاننا چاہیں تو کتاب عقائد علماء دیوبند، تبلیغی جماعت کا فریب، حق و باطل کی پہچان، المصباح الجدید وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

بتلادیا۔ (اشرف علی تھانوی)۔

اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (اعلیحضرت امام احمد رضا خان)

اسلامی بھائیو! ــــــــ غور فرمائیں کہ تھانوی صاحب کا ترجمہ کیا بتارہا ہے ــــــــ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ہی بتائیں کہ جو خود شریعت سے بے خبر رہا ہو، وہ ہادی کیسے ہوسکتا ہے؟

○ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ [۱۳۴]

ترجمہ:۔ بیشک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے (اشرف علی تھانوی)۔

اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی در حقیقت ہم نے تمہاری کھلم کھلا فتح کرادی تاکہ تم اس فتح کے شکریہ میں دین حق کی ترقی کے لئے اور زیادہ کوشش کرو اور خدا اس کے صلہ میں تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردے (ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)۔

بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے[1] (اعلیحضرت امام احمد رضا خان)۔

پیارے اسلامی بھائیو! ــــــــ ذرا یہ تو بتائیں کہ کیا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خطائیں کی تھیں؟ اور آگے بھی آپ سے خطائیں ہونے والی تھیں؟ جسے اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا تھانوی صاحب کی نظر میں ــــــــ اور یہ بھی بتائیں کہ حضور معصوموں کے سردار ہیں یا گنہگار؟ ــــــــ لیکن تھانوی صاحب کا ترجمہ تو صاف بتارہا ہے کہ نبیِ معصوم ماضی میں بھی خطاء کار تھے اور مستقبل میں بھی گنہگار تھے (معاذ اللہ) مگر فتح مبین کے صدقے میں آپکے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہوگئے ــــ افسوس صد افسوس ــــــــ کاش کہ تھانوی صاحب لفظ ذنب کی تفسیر میں امام ابو اللیث یا اسلمی کی توجیہہ پڑھ لیتے تو اتنی بڑی غلطی ان سے

[۱۳۴] پ۲۶ سورۂ فتح آیت ۱، ۲

[1] یعنی اُمتیوں کے۔

سرزد نہ ہوتی ——— مگر وہابی لوگ تو جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقص جوئی نہ کرلیں انکو اپنے علم پر اعتماد نہیں ہوتا ——— چنانچہ تھانوی صاحب کے علاوہ ایک اور وہابی ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی کے ترجمہ مطبوعہ تاج کمپنی نمبر پی ۱۴۱ کے آخر میں مضامین قرآن مجید کی مکمل فہرست دی گئی ہے اس فہرست کے حصہ دوم باب ۵ کا عنوان (سرخی) یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خدا کی طرف سے عتاب ہوا یا آپ کی کسی بات پر گرفت ہوئی۔ جس کے حوالے کے طور پر نو آیات بھی پیش کی گئی ہیں[سلہ]
——— اس سے آپ خود ان وہابیوں کی رسول دشمنی اور اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی دلی عداوت و بغض کا اندازہ کر سکتے ہیں ———

○ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ[۱۳۵]

ترجمہ:۔ بتلا دیجئے ہم کو رستہ سیدھا۔ (اشرف علی تھانوی)

ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ (اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان)

ہم سُنّی حضرات تو سیدھا راستہ دیکھ ہی چکے ہیں جسے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کاملین نے ہمیں بتا دیا ہے اس لئے ہم اللہ سے دعا کر رہے ہیں کہ اے اللہ ہم کو سیدھا راستہ چلا ———

لیکن تھانوی صاحب نے تو سیدھا راستہ ابھی دیکھا ہی نہیں اس لئے کہہ رہے ہیں کہ اللہ ہم کو سیدھا رستہ بتلا ———

الغرض صرف ان چار آیتوں کا ترجمہ بطورِ تقابلی مطالعہ ہم نے یہاں پیش کیا ہے کیونکہ ہماری اِس کتاب۔ کا یہ اصل موضوع نہیں اس لئے مزید تفصیل اگر جاننا ہو تو کتاب قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی ، تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ۔ قرآنی ترجموں کا آپریشن وغیرہ کتب کا مطالعہ کریں۔

۱۳۵ سورۂ فاتحہ آیت ۵۔

سلہ قرآن کے غلط ترجموں کی مختصر نشاندہی ص۷۔

آیئے اب چلیں ذرا تبلیغی جماعت کی صحیح جانکاری کے لئے ———
جس کے متعلق ہم انہی کے علماء کی رائے آپ کے سامنے پیش کریں گے تاکہ حق واضح ہو ———
آجکل آپ دیکھیں کہ تبلیغی جماعت کے لوگ زیادہ تر اسی جگہ تبلیغ کیا کرتے ہیں جہاں تبلیغ ہو چکی ہے ——— اگر صلاحیت ہو تو ذرا کفار و مشرکین میں بھی تبلیغ کرکے دیکھیں ——— کیونکہ تبلیغ تو اسی جگہ ضروری ہے جہاں تبلیغ نہ ہوئی ہو ———
جس کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی خود فرماتے ہیں ———

تبلیغ وہاں فرض ہے جہاں تبلیغ نہ ہوئی ہو[۱۳۶]

اس لئے کہ صحیح تبلیغ کافروں کو مسلمان بنانا ہے انہیں اسلام کی دعوت دینا ہے نا کہ مسلمانوں کو منافق یا بے دین بنانا ——— آجکل تو تبلیغی جماعت یہی کام کر رہی ہے ——— چنانچہ مولوی عبد الرحیم شاہ دیوبندی جو تبلیغی جماعت کے پرانے کارکن ہیں انہوں نے اپنی کتاب اصول دعوت و تبلیغ میں یہ انکشاف کیا ہے کہ آج کل میوات میں تبلیغی جماعت کے لوگ کلمہ و نماز کی تبلیغ کی بجائے مسلمانوں کو کافر و مرتد بنانے کی مہم میں مصروف ہیں ——— چنانچہ فرماتے ہیں ———

ہمارے میوات والے ماشاء اللہ عرب و عجم میں مسلمان بناتے بناتے اکتا گئے جی بھر گیا۔ اس لئے میوات کے بعض سرگرم مبلغین و علمائنے مسلمانوں کو کافر و مرتد بنانا شروع کر دیا ہے[۱۳۷]

اِسی طرح مولوی قمر الدین مظاہری اپنی مرتب کردہ کتاب چشمۂ آفتاب کے پیش لفظ میں یوں رقمطراز ہیں ——— مولانا احتشام الحسن[سلہ] کاندھلوی اس تحریک[سلہ] کے بانیوں میں سے ہیں؛ انہوں نے حال ہی میں تبلیغی جماعت پر سخت تنقید کرتے ہوئے اس کو گمراہی کی طرف دعوت دینے والی جماعت قرار دیا ہے[۱۳۸]

۱۳۶ الافاضات الیومیہ جلد ۴ ص ۱۰۸۔
۱۳۷ اصول دعوت و تبلیغ ص ۶۱ مطبوعہ الجمعیۃ پریس دہلی بحوالہ تبلیغی جماعت کا فریب ص ۲۶۔
۱۳۸ چشمۂ آفتاب ص ۳ بحوالہ آئینہ رضویات حصہ دوم ص ۳۳۰ مطبوعہ کراچی۔

سلہ بانیٔ تبلیغی جماعت مولوی الیاس کے سالے۔
سلہ تبلیغی تحریک۔

مسلمانو! غور فرمائیں! ـــــــ کہ جو جماعت گمراہی کی طرف دعوت دینے والی ہو، وہ کیا خاک آپ کی صحیح اصلاح کر سکے گی۔؟

نیز ایک اور جگہ یہی مولوی الیاس کے سالے مولوی احتشام الحسن کاندھلوی تبلیغی جماعت کے طرز عمل پر یوں اظہار خیال فرماتے ہیں ـــــــ نظام الدین (بستی) کی موجودہ تبلیغ میرے علم و فہم کے مطابق نہ قرآن وحدیث کے موافق ہے اور نہ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور علماء حق کے مسلک کے مطابق ہے جو علماء کرام اس تبلیغ میں شریک ہیں انکی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ اس کام کو پہلے قرآن وحدیث آئمہ سلف اور علمائے حق کے مسلک کے مطابق کریں ۱۳۹ھ

بعض لوگ یہ بھی خیال کرتے ہیں اور اکثر سوچ میں پڑتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے لوگ اکثر جگہ چالیس چالیس دن تک کا اجتماع کیا کرتے ہیں جسمیں انسان کی ضروریات کی چیزیں اور بے شمار سہولیات بھی فراہم ہوا کرتی ہیں لیکن ان سارے انتظامات کے لئے اتنا پیسہ وہ آخر لاتے کہاں سے ہیں؟ ـــــــ اس کے متعلق ہم صفائی سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یہ سارا پیسہ عرب کے پیٹرول ڈالر اور ریال کا ہے جس کے متعلق نجدی حکومت نے آج سے ۵۷ سال پہلے ہی انکی پوری اعانت کا وعدہ کیا تھا ـــــــ چنانچہ تبلیغی جماعت کے سربراہ مولوی ابوالحسن علی ندوی اپنی کتاب مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت میں لکھتے ہیں کہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۸ء کو بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس اپنا ایک وفد لیکر سلطان نجد کے دربار میں حاضر ہوئے اور اس کے سامنے تبلیغی جماعت کے اغراض ومقاصد کو پیش کیا جس پر سلطان نے اپنی خوشنودی ظاہر کی آخر میں یہ وفد نجدی حکومت کے شیخ الاسلام کے پاس گیا اور مقاصد تبلیغ کو نوٹ کر کے ان کے سامنے پیش کیا جس کی بابت مولوی ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں ـــــــ

مولوی احتشام الحسن[۱] صاحب نے مقاصد تبلیغ کو اختصار کے ساتھ نوٹ کر کے شیخ الاسلام رئیس القضاۃ عبداللہ بن حسن کے یہاں پیش کیا، مولانا[۲] اور مولوی احتشام صاحب

۱۳۹ھ زندگی کی صراط مستقیم ضروری انتباہ۔ بحوالہ آئینہ رضویات حصہ دوم ص ۳۲۹-۳۳۰ مطبوعہ کراچی۔

[۱] جو کہ اُس وقت مولوی الیاس کے اس وفد میں تھے۔
[۲] مولوی الیاس۔

ان کے یہاں خود بھی گئے، انہوں نے بہت اعزاز واکرام کیا اور ہر بات کی خوب تائید کی اور زبانی پوری ہمدردی واعانت کا وعدہ کیا ۱۴۰ھ

سچ پوچھیئے تو نجدی حکومت کے اسی ریال کو لیکر انہیں ایک نئی[۱] قوم پیدا کرنی تھی جس کے متعلق بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس خود فرماتے ہیں ـــــــ

ایک مرتبہ اپنے عزیز مولوی ظہیر الحسن صاحب (ایم اے علیگ) سے فرمایا جو ایک وسیع النظر عالم ہیں ـــــــ

ظہیر الحسن میرا مدعا کوئی پاتا نہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک صلوٰۃ ہے میں قسم سے کہتا ہوں کہ یہ ہرگز تحریک صلوٰۃ نہیں۔ ایک روز بڑی حسرت سے فرمایا کہ:۔ میاں ظہیر الحسن ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے ۱۴۱ھ

اسلامی بھائیو! ـــــــ اب ہم تبلیغی جماعت کی اُس نامور کتاب کی چند عبارتوں کو بھی آپ کے سامنے رکھیں گے جس کتاب کو بعض حلقے صحیفۂ خداوندی تصور کر کے سینے سے لگائے ہوئے ہیں اور شب و روز اس کی تلاوت کرتے ہیں نیز مسجدوں میں صرف اور صرف اس کی خواندگی پر زور دیتے ہیں ـــــــ تبلیغی نصاب[۲] ـــــــ جسے عرف عام میں فضائل اعمال بھی کہا جاتا ہے ـــــــ اس کتاب میں موجود شدہ چند غلطیوں کو ہم آپ کے سامنے رکھیں گے جسے پڑھ کر آپ خود اندازہ کریں کہ اس طرح کی غلطیوں سے پُر کتاب کیا آپ کی صحیح اصلاح کر سکے گی؟ ـــــــ

علماء اہل سنت کا ہمیشہ سے یہ عقیدہ رہا ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین معیار حق ہیں دین کی کسوٹی ہیں اور ان کے متعلق یہ رائے رکھنا کہ ان سے بھی غلطی وخطا کا امکان ہے، شدید گمراہی ہے ـــــــ مگر ان سب کے باوجود بانیٔ تبلیغی جماعت مولوی الیاس کے حقیقی بھتیجے مولوی زکریا سہارنپوری مصنف تبلیغی نصابؒ

۱۴۰ھ مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص ۱۰۹-۱۰۸۔
۱۴۱ھ مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص ۲۳۴۔

[۱] جو آج کل تبلیغی جماعت کے نام سے موسوم ہے۔

اپنی اس کتاب فضائل اعمال میں ایک جگہ یوں تحریر فرماتے ہیں ______

احد کی لڑائی میں اول اول تو مسلمانوں کو فتح ہوئی مگر آخر میں ایک غلطی کی وجہ سے مسلمانوں کو شکست ہوئی [۱۴۲]

قارئین کرام! ______ فیصلہ فرمائیں کیا اس جملے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مولوی زکریا صحابۂ کرام کو معیار حق تسلیم نہیں کرتے ______ بلکہ وہ تو صحابہ کی طرف غلطی کا انتساب فرماتے ہیں ______ صحیح تو یہ تھا کہ وہ اس جگہ غلطی کی بجائے بھول چوک یا لغزش وغیرہ کا لفظ استعمال کرتے ______

سنن ابو داؤد ونسائی شریف کی روایت ہے ______

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم محبت کرنے والی اور بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ میں تمام امتوں میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کردوں گا [۱۴۳]

اب ذرا فضائل اعمال کی یہ روایت ملاحظہ فرمائیے جس سے صریحی طور پر منقولہ بالاحدیث کی تکذیب ہوتی ہے ______

چنانچہ مولوی زکریا رقمطراز ہیں ______

حضور کا ارشاد ہے بڑا قابل رشک ہے وہ مسلمان جو ہلکا پھلکا ہو (یعنی اہل و عیال کا زیادہ بوجھ نہ ہو) [۱۴۴]

قارئین کرام! ______ انصاف فرمائیں کہ مولوی زکریا کی منقولہ روایت محولہ بالاحدیث سے تطابق رکھتی ہے یا اس سے اسکی تکذیب ہوتی ہے؟ ______ کیا ذات رسول پر ان کا یہ صریح بہتان نہیں؟ ______ اور کیا اگر ہم یہ کہیں کہ موصوف کی یہ روایت حکومت ہند کی خاندانی منصوبہ بندی (فیملی پلاننگ) مہم کی تائید و تصویب

[۱۴۲] فضائل اعمال جلد اول حکایات صحابہ باب اول ص۱۱۔

[۱۴۳] سنن ابوداؤد باب فی تزویج الابکار۔ سنن نسائی باب کراہیۃ تزویج العقیم۔ مشکوۃ شریف کتاب النکاح الفصل الثانی۔

[۱۴۴] فضائل اعمال جلد اول فضائل نماز باب اول ص۱۳۔

[۱] صحابۂ کرام۔

کرتی ہے تو درست نہ ہوگا؟

میں تو کہوں گا کہ ہندوستانی حکومت نے خواہ مخواہ کچے پکے نیم مولویوں سے نسبندی کے جواز کے فتوے حاصل کیے ______ اگر اس کے ہاتھ موصوف کی یہ روایت آگئی ہوتی تو اس کا سارا مسئلہ ہی حل ہوگیا ہوتا ______ پھر تو ساری قوم لبیک کہہ دیتی کم از کم تبلیغی بھائی تو اس مہم کو کامیاب بنانے میں جی جان سے لگے رہتے ______ اور اندرا گاندھی کو ۱۹۷۷ء میں اپنی کرسی بھی نہ چھوڑنی پڑتی کیونکہ اس کی کرسی کو کھسکانے والا یہی مسئلہ نسبندی ہی تھا ______

مصنف فضائل اعمال مولوی زکریا ایک جگہ یوں لکھتے ہیں ______

حضرت ابومسلم خولانی رضی اللہ عنہ یہ بھی کہا کرتے کہ صحابۂ کرام یوں سمجھتے ہیں (کہ جنت کے سارے درجے) وہی اڑا کرلے جائیں گے۔ نہیں ہم ان سے (ان درجوں میں) اچھی طرح مزاحمت کریں گے تاکہ ان کو بھی معلوم ہوجائے کہ وہ بھی اپنے پیچھے مردوں کو چھوڑ کر آئے ہیں [۱۴۵]

مولوی زکریا نے یہ عبارت بلا تبصرہ، بغیر حوالہ کے پیش فرمائی ہے ______

کاش اگر موصوف بقید حیات ہوتے تو میں ان سے یہ دریافت کرتا کہ حضرت! ______ کیا یہ صحابۂ کرام کے مقام و درجات کو چیلنج نہیں ہے؟ ______ اور کیا یہ بزرگان دین و اولیائے کاملین اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توہین و تحقیر نہیں ہے؟ ______ ہم نے تو آج تلک کسی کتاب میں یہ نہیں پڑھا کہ بزرگان دین نے بھی صحابہ کرام کے درجات و مقام کو چیلنج کیا ہے ______ اب تک تو ہم یہی پڑھتے اور سنتے آئے تھے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تمام اولاد آدم میں صحابۂ کرام ہی کا درجہ و مقام ہے جنمیں سے کسی ایک کی بھی ہمسری کا دعویٰ کوئی غیر صحابی نہیں کرسکتا ______ کیا یہ صحابۂ کرام کی عظمت و تقدس پر حملہ نہیں ہے؟ ______ کیا اس طرح کی دانستہ طور پر صحابۂ کرام کی توہین و تحقیر کرنے والا مؤمن کہلانے کا حق رکھ سکتا ہے؟

[۱۴۵] فضائل اعمال جلد دوم فضائل صدقات حصہ دوم فصل ۶ ص۱۴۳۔

اب آخر میں ہم فضائل اعمال کے ان چند اشعار کو پیش کریں گے جسے مصنف مولوی زکریا ___ نے فضائل حج کی ایک فصل میں تحریر کیا ہے جنہیں آج کی اس گئی گذری تہذیب کا ایک آزاد خیال نوجوان بھی عوام کے سامنے دہراتے ہوئے شرم اور جھجک محسوس کرے گا۔

صرف چند اشعار بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں ؎

ازل سے حسن پرستی لکھی تھی قسمت میں ۔۔۔ مرا مزاج لڑکپن سے عاشقانہ تھا

پیدا ہوئے تو ہاتھ جگر پہ دھرے ہوئے ۔۔۔ کیا جائیں ہم ہیں کب سے کسی پر مرے ہوئے

مری طفلی میں شان عشق بازی آشکارا تھی ۔۔۔ اگر بچپن میں کھیلا کھیل تو آنکھیں لڑانے کا [۱۴۶]

اجازت ہو تو آکر میں بھی شامل انمیں ہو جاؤں ۔۔۔ سنا ہے کل ترے در پر ہجوم عاشقانہ ہوگا

مصائب حادثے آفت الم ذلت قضا تربت ۔۔۔ دکھائی جائے جوانکی جوانی دیکھتے جاؤ

اذیت مصیبت ملامت بلائیں ۔۔۔ ترے عشق میں ہم نے کیا کیا نہ دیکھا

الفت میں برابر ہے جفا ہو کہ وفا ہو ۔۔۔ ہر چیز میں لذت ہے اگر دل میں مزا ہو [۱۴۷]

کسی کی یاد نے کیا کیا نئے تحفے دیئے ہم کو ۔۔۔ جگر میں ٹیس دل میں درد لب پر آہ و نالے ہیں [۱۴۸]

اے دل یہ شب وصل نہ کل ہوگی میسر ۔۔۔ جو کچھ کہ اڑانے ہیں مزے آج اڑا لے [۱۴۹]

ہم کو طواف کوچۂ جاناں نہ چاہیئے ۔۔۔ زاہد کو کعبہ رند کو مے خانہ چاہیئے [۱۵۰]

اے ناتوان عشق تجھے حسن کی قسم ۔۔۔ دامن کو یوں پکڑ کہ چھڑایا نہ جا سکے [۱۵۱]

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ___ ذرا غور فرمائیں! کہ کیا یہ اشعار بھی فضائل اعمال میں داخل ہیں ؟

کیا فضائلِ حج یا حج کی فضیلت اور اعمال کے فضائل بتانے یا سمجھانے کا یہی طریقہ ہے ؟

---

۱۴۶ فضائل اعمال جلد دوم فضائل حج فصل ۹ ص ۱۴۱۔
۱۴۷ فضائل اعمال جلد دوم فضائل حج فصل ۹ ص ۱۴۲۔
۱۴۸ فضائل اعمال جلد دوم فضائل حج فصل ۹ ص ۱۴۳۔
۱۴۹ ۱۵۰ ایضاً ص ۱۴۴۔
۱۵۱ ایضاً ص ۱۴۵۔

قارئین عظام! ___ آیئے اب آخر میں چند اُن وہابی صاحبان سے ہم آپ کی ملاقات کرائیں گے جنہوں نے اپنے سابقہ باطل مذہب یا عقیدے سے اعلانیہ توبہ کرتے ہوئے اپنے سُنّی صحیح العقیدہ ہونے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے پیغام حق کو تسلیم کرنے کا کھلے عام اعلان فرمادیا ___ بلکہ بعض نے تو اعلانیہ اشتہار تک شائع کر دیا ___

مولانا انوار احمد جلالپوری دارالعلوم وارثیہ لکھنؤ جنہوں نے زیادہ تر تعلیم اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے مخالفین سے حاصل کی ___ ان پر جب حقیقت آشکار ہوئی تو ان کے ضمیر نے انہیں سچائی کا ساتھ دینے اور جھوٹ کا پردہ چاک کرنے کی دعوت دی ___ چنانچہ فرماتے ہیں ___

فاضل بریلوی کو جو میں نے ان کی تصانیف کی روشنی میں پڑھنا اور سننا شروع کیا، جہاں فاضل بریلوی کے خلاف شرک و بدعت کے الزامات بے سروپا افسانے ہوئے وہاں یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آگئی کہ فاضل بریلوی اپنے علمی قد و قامت میں اپنے تمام معاصرین اور مخالفین سے کہیں بلند و بالا ہیں[سلہ] [۱۵۲]

علامہ سعید احمد قادری گوجرانوالہ (پاکستان) نے بھی مولانا انوار احمد جلالپوری ہی کی طرح اعلیحضرت امام احمد رضا خان قدس سرہٗ کے مخالفین سے دینی تعلیم حاصل کی اور ان کے مکر و پروپیگنڈہ کا شکار ہو گئے ___ حتیٰ کہ انہوں نے اعلیحضرت کی عالم اسلام کے لئے کی گئیں گرانقدر خدمات اور ان کے افکار و نظریات پر خوب بے جا تنقید کی۔ اس ضمن میں علامہ موصوف کی تصنیف رضا خانی مذہب قابل ذکر ہے ___ گذشتہ دنوں مکتبہ رضائے مصطفٰے، گوجرانوالہ (پاکستان) سے انہوں نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جسے آپ بھی ملاحظہ فرما کر یہ صحیح فیصلہ کریں کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے ___ کون حق پر ہے اور کون باطل پر ___ ؟

---

۱۵۲ بے غبار مسلک از۔ مولانا انوار احمد جلالپوری مطبوعہ لکھنؤ ۱۹۸۷ء ص ۹-۷

سلہ اسے یہاں ہم نے مختصر تحریر کیا ہے مزید تفصیل کے لئے کتاب بے غبار مسلک" اور "بول کہ لب آزاد ہیں تیرے" کا مطالعہ کریں۔

یاد رہے کہ ۲۵ سال دیوبندی مذہب میں رہکر میں انکے عقائد کی ترجمانی کرتا رہا ہوں آخر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور محبوب دو عالم کی نگاہ کرم سے مناظر اسلام حضرت علامہ پیر مولانا ابو الرضا محمد عبد العزیز صاحب نوری مہتمم مرکزی دار العلوم غوثیہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کیساتھ تمام متنازعہ عبارت پر گفتگو ہوتی رہی بالآخر حضرت مولانا علامہ پیر محمد عبد العزیز صاحب نوری نے میری رہنمائی فرمائی جس سے مجھے یقین ہو چکا ہے کہ دیوبندیوں کی تمام عبارات کفریہ ہیں اور غلط ہیں میری جتنی بھی تصنیفات ہیں میں نے انکو منسوخ کر دیا ہے آج سے لیکر میری کسی تصنیف کو کوئی دیوبندی نہ چھاپے اور نہ اس کا حوالہ دے تمام کفریہ عبارات اور اپنی مطبوعہ کتب کو میں نے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا ہے اور عقیدہ حق سُنی بریلوی کو دل و جان سے قبول کر کے علماء حق مسلک بریلوی کے ساتھ شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نور مجسم حبیب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کاملین کے صدقے معاف فرما کر اپنی پناہ میں رکھے (آمین) اور میری دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ مناظر اسلام حضرت مولانا پیر محمد عبد العزیز صاحب نوری کے علم و عمل اور عمر میں برکت فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہم پر قائم و دائم فرمائے (آمین) انشاء اللہ آئندہ کے لیے میں اپنے بیانات و پروگراموں میں دیوبندیوں کے عقائد کی بیخ کنی کرونگا تاکہ مسلمانوں کو حق و باطل کا پتہ چل سکے اور یہ واضح ہو جائے کہ اعلیحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام حق محض عشق رسالت اور تحفظ ناموس رسالت کا پیغام ہے اسی لیے علماء دیوبند نے بھی اعلیحضرت کو عاشق رسول تسلیم کیا ہے اور اکابر علماء دیوبند میں سے مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ اگر مولانا احمد رضا خان صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خانصاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔ (کتاب اشد العذاب ص۱۳)۔

اس اعتراف کے بعد اہل علم و انصاف سمجھ سکتے ہیں کہ اعلیحضرت کے خلاف علماء دیوبند کا پراپیگنڈہ بالکل جھوٹ اور غلط ہے۔

(مولانا) سعید احمد قادری صدیق اکبر ٹاؤن (دھلے) گوجرانوالہ

ناشر:- مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دار السلام گوجرانوالہ

اپیل: احباب اہلسنت اپنی تقاریب و مجالس میں مولانا موصوف کو مدعو کر کے محظوظ ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین کے پروپیگنڈے نے اہل علم کی زبانیں بند کر رکھی تھیں مگر ان کے دل مچل رہے تھے تبھی تو جذبات و احساسات اور خیالات تڑپ تڑپ کر سامنے آ رہے ہیں ______ حقائق و شواہد خود بخود نکلے چلے آ رہے ہیں ______ جس پر نام نہاد مؤرخ و محقق حیران ہیں پریشان ہیں کہ ہم نے کیا کیا اور کیا ہو گیا ______ ادھر دوسری جانب آج کے انصاف پسند مؤرخ و محقق نے حقائق ڈھونڈ نکالے ہیں اور ان کو دل و جان سے تسلیم کیا ہے ______ چنانچہ پاکستان کے شہرۂ آفاق مؤرخ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی پر جب حقیقت آشکار ہوئی تو انہوں نے ایک علمی مجلس میں برملا اظہار فرمایا کہ اب میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ تاریخ میں اب تک جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب یک طرفہ ہے[۱۵۳] ______ مگر جنہوں نے انا کی اندھیری کوٹھریوں میں رہنے کی ٹھانی ہے انکار پر انکار کیے جاتے ہیں ______ الزام پر الزام لگائے جاتے ہیں ______ نئے نئے الزام نئے نئے اتہام ______ آہ ______ !

جہل کے بازار میں علم و دانش نیلام ہو رہے ہیں، بولیوں پر بولیاں لگ رہی ہیں ______ مگر پھر بھی ماننے والے مان رہے ہیں ______ تسلیم کرنے والے تسلیم کر رہے ہیں ______ اپنے بھی بیگانے بھی، سب نے مانا سب نے تسلیم کیا ______ جنہوں نے نہیں مانا ہماری نظر میں ان کی مخالفت کی وجہ علمی اور مذہبی نہیں بلکہ سراسر فرقہ وارانہ اور تعصبانہ ہے ______ رقابت و عصبیت اچھے اچھوں کو بے بصر کر دیتی ہے اور اس پست سطح پر لے آتی ہے جہاں خود تعصب و عنید اپنے آپ کو پا کر اپنے ضمیر کے سامنے نادم و شرمسار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نفس کی شرارت سے محفوظ رکھے۔ نیز حق پہچاننے اور حق قبول کرنے کی توفیق عطاء فرمائے ______ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ و بارک وسلم۔

۱۵۳۔ اجالا - از - پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب مطبوعہ کراچی ۱۹۸۴ء، ص۵۱۔

کتابیات

- قرآن مجید۔
- قرآن کنزالایمان، ترجمہ از۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ
- بیان القرآن۔ (مترجم) ترجمہ از۔ مولوی اشرف علی تھانوی۔
- قرآن حکیم مترجم۔ ترجمہ از۔ مولوی محمود حسن دیوبندی۔
- قرآن شریف مترجم۔ فوائد از۔ مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی۔
- ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام، صحیح بخاری شریف۔
- ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ امام، جامع ترمذی شریف۔
- ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی علیہ الرحمہ، امام، سنن ابو داؤد شریف۔
- ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی علیہ الرحمہ امام، سنن نسائی شریف۔
- ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ امام، مشکوٰۃ شریف۔
- مولوی عبدالرؤف ابن عبداللطیف، مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، تفہیم البخاری، مطبوعہ فیض القرآن دیوبند۔
- مولوی ظہور الباری اعظمی، فاضل دیوبند، تفہیم البخاری مطبوعہ فیض القرآن دیوبند۔
- مولوی محمد عثمان غنی، استاذ حدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، نصر الباری اردو شرح صحیح البخاری جلد ثانی کتاب المغازی مطبوعہ محمد عمران دارالتالیف والتصنیف چلمل ضلع بیگو سرائے۔ سن طباعت ۱۴۱۰ھ۔
- انور شاہ کشمیری، محدث مدرسہ دیوبند، فیض الباری شرح صحیح البخاری۔
- ابو جعفر ابن جریر طبری، امام، تاریخ طبری، مطبوعہ ادارہ تبلیغ دین، دیوبند۔
- اسمٰعیل دہلوی، مولوی، تقویۃ الایمان، مطبوعہ دارالکتاب، دیوبند۔
- مولوی قاسم نانوتوی، بانی مدرسہ دیوبند، تحذیر الناس، مطبوعہ مکتبہ فیض، دیوبند۔
- اسمٰعیل دہلوی، مولوی، صراط مستقیم، مطبوعہ ادارہ الرشید، دیوبند۔

- رشید احمد گنگوہی، مولوی فتاویٰ رشیدیہ، مطبوعہ۔ ادارۂ الرشید، گلستان کتاب گھر، دیوبند۔
- رشید احمد گنگوہی، مولوی، فتاویٰ رشیدیہ، مطبوعہ کتبخانہ رحیمیہ، دہلی۔
- خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی، براہین قاطعہ، مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی، مطبوعہ کتبخانہ امدادیہ، دیوبند۔
- ظہور الحسن، صاحب کسولی، مرتب، ارواح ثلثہ بحواشی مفیدہ مولوی اشرف علی تھانوی مطبوعہ۔ مکتبہ تالیفات اشرفیہ، تھانہ بھون۔
- اشرف علی تھانوی، مولوی، حفظ الایمان، مطبوعہ دارالکتاب، دیوبند۔
- اسمٰعیل دہلوی، مولوی، یک روزہ (فارسی) مطبوعہ فاروقی کتبخانہ، ملتان۔
- مولوی محمود حسن دیوبندی، صدر المدرسین مدرسہ دیوبند، الجہد المقل، مطبوعہ۔ مکتبہ بلالی سادھورہ ضلع انبالہ۔
- عزیز الحسن غوری مجذوب، مولوی، اشرف السوانح، مطبوعہ۔ مکتبہ تالیفات اشرفیہ، تھانہ بھون۔
- مولوی حسین احمد مدنی، صدر مدرس مدرسہ دیوبند، الشہاب الثاقب، مطبوعہ کتبخانہ رحیمیہ دیوبند۔
- عاشق الٰہی میرٹھی، مولوی، تذکرۃ الرشید، مطبوعہ۔ مکتبہ خلیلیہ، سہارنپور۔
- اشرف علی تھانوی، مولوی، الافاضات الیومیہ، مطبوعہ۔ ادارۂ فکر اسلامی و مکتبہ دانش، دیوبند۔
- اشرف علی تھانوی، مولوی، الافاضات الیومیہ مطبوعہ اشرف المطابع، تھانہ بھون۔
- اشرف علی تھانوی، مولوی، بہشتی زیور، مطبوعہ کتبخانہ اشرفیہ راشد کمپنی، دیوبند۔
- عاشق الٰہی میرٹھی، مولوی، تذکرۃ الخلیل، باضافہ حواشی از۔ مولوی زکریا سہارنپوری مطبوعہ۔ مکتبہ خلیلیہ سہارنپور۔
- منظور نعمانی، مولوی، ملفوظات مولانا محمد الیاس، مطبوعہ۔ الفرقان بکڈپو، لکھنؤ۔
- زکریا سہارنپوری، مولوی، فضائل اعمال جلد اول، مطبوعہ محبوب بکڈپو، نئی دہلی۔
- زکریا سہارنپوری، مولوی، فضائل اعمال، جلد دوم، مطبوعہ ادارہ اشاعت دینیات نئی دہلی۔
- ابو الحسن علی ندوی، مولوی، مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت مطبوعہ۔ ادارۂ اشاعت دینیات نئی دہلی۔

- سید محمد ثانی حسنی، مولوی، سوانح حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی مطبوعہ شعبۂ طبع واشاعت مجلس صحافت ونشریات لکھنؤ سال طباعت، فروری ۱۹۸۹ء۔
- محمد جعفر تھانیسری، منشی، تواریخ عجیبہ موسوم بہ سوانح احمدی مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی۔
- مسعود عالم ندوی، مولوی، محمد ابن عبدالوہاب ایک مظلوم اور بدنام مصلح، مطبوعہ فیصل اکیڈمی لائیلپور پاکستان۔
- عبدالرحیم شاہ دیوبندی، مولوی، اصول دعوت وتبلیغ، مطبوعہ الجمعیۃ پریس دہلی۔
- منظور نعمانی، مولوی، شیخ محمد بن عبدالوہاب کے خلاف پروپگنڈہ مطبوعہ الفرقان بکڈپو، لکھنؤ۔
- محمد عثمان فارقلیط، مولوی، شیخ الاسلام نمبر جلد اول، مطبوعہ مکتبہ دینیہ دیوبند۔
- عبدالرحمٰن صفوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ، خیر المجالس اردو ترجمہ نزہۃ المجالس، مطبوعہ مکتبہ جاوید، دیوبند و تاج کمپنی لمٹیڈ، لاہور۔
- سید احمد بن زینی دحلان شافعی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الاسلام، الدرر السنیہ، مطبوعہ ترکی۔
- شاہ حسین گردیزی، علامہ، حقائق تحریک بالاکوٹ، مطبوعہ بزم عاشقان مصطفےٰ لاہور ۱۴۱۲ھ۔
- حافظ عبدالعزیز علیہ الرحمہ، حافظ ملت، المصباح الجدید، مطبوعہ مکتبہ جام نور دہلی۔
- محمد شریف الحق امجدی، مفتی، فتنوں کی سرزمین کون؟ مطبوعہ مبارکپور۔
- رضاء المصطفےٰ اعظمی، قاری، قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی۔ مطبوعہ رضوی کتاب گھر بھیونڈی۔
- ابوالنور محمد بشیر صاحب، مولانا، دیوبندی علماء کی حکایات، مطبوعہ فرید بک سٹال، لاہور۔
- شاہ تراب الحق، مولانا، تبلیغی جماعت کا فریب، مطبوعہ رضوی کتاب گھر بھیونڈی۔
- پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب، ڈاکٹر، آئینہ رضویات، مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی۔
- عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری، علامہ، اعلیحضرت کا فقہی مقام، مطبوعہ فرید بکسٹال، لاہور۔
- پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب، ڈاکٹر، گناہ بے گناہی، مطبوعہ رضا انٹرنیشنل اکیڈمی، صادق آباد۔
- اقبال احمد اختر القادری، مولانا، بول کہ لب آزاد ہیں تیرے، مطبوعہ اسلامک ایجوکیشن ٹرسٹ کراچی۔
- کوثر نیازی، مولانا، امام احمد رضا خان بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت، مطبوعہ۔ ادارہ معارف نعمانیہ لاہور۔

- پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب، ڈاکٹر، گویا دبستان کھل گیا، مطبوعہ مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور۔
- اقبال احمد اختر القادری، مولانا، امام احمد رضا اور ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد، مطبوعہ مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد سندھ۔
- عبدالحفیظ بلیاوی دیوبندی، مولوی، مصباح اللغات عربی اردو کلاں، مطبوعہ مکتبۂ برہان، دہلی۔
- عبدالحفیظ بلیاوی دیوبندی، مولوی، القاموس الجدید عربی اردو، اردو عربی۔
- ماہنامہ قاری، دہلی، امام احمد رضا نمبر، شمارہ اپریل ۱۹۸۹ء جلد ۵، شمارہ ۱۲۔
- ماہنامہ المیزان، بمبئی، امام احمد رضا نمبر، شمارہ مارچ ۱۹۷۶ء۔
- رسالہ الامداد، از مطبع امداد المطابع، تھانہ بھون، شمارہ ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ھ جلد ۳، عدد ۸۔
- معارف رضا، کراچی شمارہ ۱۱۔ انٹرنیشنل ایڈیشن ۱۹۹۱ء۔

اس کتاب کا ایک حوالہ بھی غلط ثابت کر دینے پر دس ہزار روپے انعام!
اظہارِ حق
از قلم:-
محمد نعیم احمد برکاتی ابن محمد سالار
حسام الحرمین
اعلیحضرت امام احمد رضا خان
کتاب التوحید
شیخ ابن عبدالوہاب نجدی
ناشر: کتب خانہ برکاتیہ، قول پیٹ ہبلی (کرناٹک ۵۸۰۰۲۸)